Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ

اللہ

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

یعنی

اردو رسالہ

ریویو آف ریلیجنز

قادیان سے ہر انگریزی ماہ کی پانچ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

جلد ۳۱ — نمبر ۴

۵ - اپریل سنہ ۱۹۳۲ء — ۲۸ ذی قعدہ سنہ ۱۳۵۰ ھج

ایڈیٹر محمد ظہور الدین اکمل

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مصنف
اسلام کے اختیار اور عیسائیت کو ترک کرنے کے وجوہات	۱۲۱ - ۱۳۸	ترجمہ ریویو انگریزی (بہ دستبلی)
ہندوستان کا وحی حق میں حصہ	۱۳۹ - ۱۴۰	″ (بہ جنید بی اے)
حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی اور آریہ مسافر	۱۴۱ - ۱۴۴	جناب فتح محمد صاحب احمدی شرما کراچی
افادات الفریدی	۱۴۴ - ۱۵۲	چوہدری غلام احمد خاں صاحب ایڈوکیٹ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان	۱۵۳ - ۱۶۰	ماخوذ

چندہ سالانہ
اندرون ہند سے تین روپے

مصدقہ طلباء اور غیر احمدیوں سے
دو روپیہ آٹھ آنہ

چندہ سالانہ
بیرون ہند سے تین روپے آٹھ آنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوشوارہ بقایا و فاضلہ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان بابت ماہ جنوری ۱۹۳۲ء

نمبر شمار	نام صیغہ جات	رقم بقایا		
۱	بیت المال	۵	۹	۲۱۴۸۰۶
۲	طبع و اشاعت	۳	۰	۱۵۲۷
۳	بورڈران ہائی	۶	۲	۲۸۷
۴	〃 احمدیہ	۳	۱۲	۳۵۶
۵	مقبرہ بہشتی	۹	۶	۱۳۸۹۶۶
۶	قرضہ	۰	۰	۱۷۱۵۸
۷	پراویڈنٹ فنڈ	۱۱	۸	۷۳۹۸
۸	ترقی اسلام	۳	۸	۹۲
	میزان	۴	۰	۳۸۰۵۹۳

نمبر شمار	نام صیغہ جات	رقم فاضلہ		
۱	بقایا و پیشگی	۰	۵	۳۳۹۷۴
۲	جائداد	۹	۴	۵۳۵۷
۳	ایجنسی	۰	۰	۴۸۵۰
۴	تعمیر	۰	۱۲	۳۴۷۵
۵	ناظر اعلیٰ	۶	۱۵	۱۴۱۲۲
۶	قضاء	۰	۵	۱۴۴
۷	افتاء	۰	۰	۱۸
۸	پرائیویٹ سکرٹری	۰	۶	۱۱۸۸۹
۹	محاسب	۳	۲	۱۱۷۶۱
۱۰	نور ہسپتال	۳	۳	۴۰۲۶
۱۱	دعوت و تبلیغ	۶	۳	۱۰۷۰۶۸
۱۲	ہائی سکول	۳	۱۴	۲۳۸۳۳
۱۳	صدقات	۶	۱۴	۱۶۴۴۴
۱۴	گرلز سکول	۳	۱۴	۷۶۷۷
۱۵	مدرسہ احمدیہ	۳	۱۲	۲۲۵۷۱
۱۶	جامعہ احمدیہ	۰	۱	۱۴۷۹۵
۱۷	منارۃ المسیح	۰	۰	۷۰
۱۸	احمدیہ ہوسٹل	۰	۱	۵۸۵۰
۱۹	امور عامہ	۳	۳	۱۳۳۵۳
۲۰	ضیافت	۷	۱۲	۳۱۲۳۲
۲۱	تعلیم و تربیت	۰	۶	۱۰۶۳۳
۲۲	تالیف و تصنیف	۶	۵	۱۳۵۴۸
۲۳	امور خارجیہ	۶	۲	۶۶۳۶
۲۴	خلافت	۰	۹	۱۵۱۱۱
۲۵	بک ڈپو	۹	۲	۳۲
۲۶	تجارت	۳	۴	۲۱۱۴
	میزان	۴	۰	۳۸۰۵۹۳

محمد اشرف

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان

ریویو

پیشگوئی کی تصدیق میں

سورۂ روم کی پیشگوئی کی تصدیق میں تاریخ ایران و روما کی اعلیٰ پیشکش

غلبۂ روم

تاریخ ایران و روما ۲۲۲ صفحے کاغذ چکنا مصنفہ جناب سید محمود علی صاحب بی اے

نہایت مفید کتاب ہے ضخامت ۲۶۸ صفحے کاغذ اسلام کے عروج و زوال پر محققانہ نظر قرآن و حدیث کی روشنی میں انجمن حمایت اسلام لاہور

دین و دولت

نہایت اعلیٰ قیمت نہایت تاریخی انقلابات پر فاضلانہ تبصرہ دونوں کتابیں دفتر ... سے منگوائیں

اپنے موضوع میں واحد کتاب

کلام مسکین حصہ سوم و چہارم ... قادیان ... مخلص ... کا مجموعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مَیں نے اسلام کیوں اختیار کیا؟

عیسائیت کو ترک کرنے کی وجوہات

(از جناب عبداللہ۔ آر۔ سکاٹ صاحب)

(نمبر اوّل)

بچپن سے ہی میرا رُجحان مذہب کی طرف تھا۔ لیکن جُوں جُوں مَیں عمر میں بڑھتا گیا۔ میرا دل یورپ کے مذاہب کی طرف سے کھٹا ہوتا چلا گیا۔ اتوار کی عبادتیں میرے لئے خوشی کا باعث نہ تھیں اور مجھے یہ سزا معلوم ہوتی کہ ڈیڑھ گھنٹے تک پادری صاحب کے بُڑبُڑانے سے سمع خراشی کی جائے۔ پادری صاحب کا مضمون بالعموم ایک ہی طرز کا اور ایک ہی عنوان پر ہوتا۔ اور ابھی نصف بھی ختم نہ ہوتا تھا کہ آدھی مجلس نیند کے خرّاٹے لے رہی ہوتی تھی۔ پادری صاحب ہمیں "خاندانی" معصیت پروری کی طرف توجہ دلا رہے ہوتے۔ حالانکہ بسا اوقات آپ خود ہی ہم سے زیادہ گناہوں کے مرتکب ہو چکے ہوتے تھے ٭

جب دعا کا اعلان ہوتا۔ تو مَیں بڑا خوش ہوتا۔ اس لئے نہیں۔ کہ مجھے دُعا کرنے کا شوق تھا۔ بلکہ اس لئے کہ مجھے اگلی ڈسک پر اپنے خمار آلودہ سَر کو ٹیک دینے کا موقعہ مل جاتا۔ ...... کیونکہ یہ اُن کی عبادت کا طریقہ ہے ٭

دوسری بات جس نے میرے دل پر ایک گہرا اثر کیا۔ یہ تھی کہ اُمراء کے لئے آگے ریزرو شدہ سیٹیں ہوتیں۔ اور غُرباء کے لئے پچھلے ڈسک۔ اور وہ بھی جہاں اُن کو جگہ مل جائے۔ ایک یوروپین عیسائی اپنے لئے یہ ہتک خیال کرتا ہے، کہ وہ کسی "رنگدار" بھائی کے ساتھ ایک ہی گرجا میں عبادت کرنے کے لئے جائے۔ اگرچہ وہاں ہم ایک قادرِ مطلق ہستی کے سامنے حاضر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن یہ چھوٹے بڑے کی تمیز دُور نہیں کی جا سکتی۔ اس کے مقابلہ میں اسلام کا شاندار اصول دیکھئے کہ سب چھوٹے بڑے ایک ہی پلیٹ فارم پر ہیں اور بادشاہ کسان ایک ہی جگہ خدا تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہوتے ہیں۔ اور دنیاوی خیالات اُن کے نزدیک نہیں پھٹکتے ۞

سنڈے سکول میں معلّمہ اپنی "چھوٹی بھیڑوں" کے ساتھ ایک دائرہ میں بیٹھ جاتی ہے اور پھر آدم اور حوّا کی کہانیوں سے کہ کس طرح ایک سانپ نے اُن کو ورغلایا اور کس طرح ارحم الراحمین نے اُن کے گناہوں کی پھٹکار ہم پر پھینکدی۔ ہمارا مغز چاٹنا شروع کر دیتی ہے۔ پھر اُسی گھڑی ہمیں بتایا جاتا ہے کہ خداوند نے اپنے اکلوتے متبنّے کو صلیب پر لٹکا کر اسے ہمارے گناہوں کا کفارہ بنایا۔ لیکن وہ یہ نہیں بتاتی کہ آخرہ خود اس لعنت سے چھٹکارا کس طرح حاصل کریگا۔ سب سے زیادہ تعجب انگیز امر یہ ہے کہ جس ہتھیار کے ساتھ دشمنوں نے اُس کا کام تمام کیا۔ عیسائی لوگ اُسی کو متبرک سمجھتے ہیں۔ اُس کو اپنے پاس رکھتے ہیں اور گرجوں اور گھروں کی دیواروں پر لٹکاتے ہیں۔ اِسی اصُول کی بنا پر انکو جرمن کی بندوقوں اور آبدوز کشتیوں کے نمونے پہننے چاہئیں کیونکہ ان چیزوں نے بھی تو اُن کے قریبی رشتہ داروں کو موت کے گھاٹ اُتارا تھا ۞

ہمیں یہ بھی سکھایا جاتا تھا۔ کہ کیونکہ مرد کے تنزل کا باعث ایک عورت ہوئی۔ اس لیئے شر کی جڑ ہے، حالانکہ "اکلوتے" کی ماں بھی ایک عورت تھی۔ جس پر خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت نازل کی ۞

ہماری معلّمہ ہمیں یہ بھی بتاتی کہ کس طرح مسیح کے بارہؔ حواریوں میں سے ایک نے اُسکو دشمن کے پھندے میں پھنسا دیا جس کی وجہ سے وہ صلیب پر لٹکایا گیا۔ اور کس طرح اس ضرورت کے موقعہ پر باقیوں نے اُس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اِس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یسوع کی تعلیمات کا اثر اسکے حواریوں پر کسقدر تھا۔ جب اُس کے اپنے ساتھیوں کا یہ حال تھا تو اُنیس سو برس کے بعد والے ساتھیوں سے کیا اُمید رکھی جا سکتی ہے؟

اِس کا مقابلہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے پہلے صحابیوں سے کیجئے۔ اُن کو اسلام سے برگشتہ کرنے کے لئے ہر قسم کی ایذائیں دی جاتی تھیں۔ بعض کی ٹانگیں دو مختلف اونٹوں کے ساتھ باندھ دی جاتی تھیں۔ اور پھر انکو مخالف اطراف کی طرف ہانکا جاتا تھا اور اس طرح پر اُن کو درمیان سے چیر دیا جاتا بعض کو ننگا کر کے گرم ریت پر لٹایا جاتا اور اُنکو وہاں باندھ کر بھوکا رہنے دیا جاتا۔ لیکن پھر بھی سب اپنے اعتقادات کے پکّے رہے اور نہایت خوشی خوشی جان دیدی۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ انہوں نے اپنے آقا سے محبّت کر کے خدا کو پا لیا ۞

جب کبھی کسی مشرقی نسل کا نام لیا جاتا تھا تو انکو "منکرین، جاہل، اور رنگدار لوگ" کہکر پکارتے تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور انکو بہت حقیر اور ذلیل جانتے۔ وہاں مسلمانوں کو خصوصاً بہت مہیب شکل میں پیش کیا جاتا تھا۔ اور جب کبھی کسی مشرقی معاملہ پر بحث ہوتی تو ہمارے سامنے ایسے لوگوں کی تصویر پیش کی جاتی تھی جو نہایت پُر اسرار اور خونخوار رسومات کے پیرو تھے اور جن کے حرم ایسی عورتوں سے پُر تھے جن سے وہ اپنی نفسانی خواہشات پوری کیا کرتے۔ لیکن ہماری توجہ کبھی اس معاملہ کی طرف مبذول نہیں کی گئی کہ حضرت مسیحؑ خود مشرق کی طرف کے تھے اور اسی طرح دیگر انبیاءؑ ۔

ہمیں یہ بھی سکھایا جاتا کہ یسوعؑ پانی سے شراب بنا لیا کرتا تھا۔ اور شراب فروشوں کے ساتھ مجلس آرا ہوتا۔ (لوقا $\frac{۵}{۲۹}$) ایک مثال میں وہ شراب کو بطور مضمون کے لیتا ہے اور یہ بھی ہمیں بتاتا ہے کہ کس قسم کی شراب سب سے اچھی ہوتی ہے (لوقا $\frac{۵}{۳۸}$) جس سے لوگ نتیجہ نکالتے ہیں کہ وہ شراب سے پوری واقفیت رکھتا۔ چونکہ ہم نے دیکھ لیا ہے کہ کثرت شراب پینے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ عیسائی نقطۂ نگاہ سے معلّم سے ہم کو بجائے فیض پہنچنے کے نقصان کا احتمال تھا ۔

ہمارے لئے ضروری تھا کہ ہم یہ مانیں کہ خدا جو کہ اصل میں ایک ہے، آگے تین حصّوں میں تقسیم شدہ ہے: ایک جو باپ سے تعلّق رکھتا ہے۔ دوسرا بیٹے سے۔ اور تیسرا روح القدس سے۔ کیا عجیب منطق ہے! چند دن ہوئے ڈاکٹر سٹینلے جون نے جو حیدر آباد دکن کے ایک پادری ہیں اس مسئلۂ تثلیث کو یوں سُلجھانے کی کوشش ناکام کی۔ کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کا مقابلہ دل۔ دماغ اور رُوح سے کیا۔ اور کہا۔ کہ اگرچہ یہ تین الگ الگ چیزیں ہیں۔ لیکن سب ایک ہو کر کام کرتی ہیں۔ اس مسئلہ کو کوئی عقلمند آدمی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوگا کیونکہ دل اور دماغ فانی چیزیں ہیں۔ جبکہ رُوح ہمیشہ کے لئے زندہ رہتی ہے۔ پس ہمیں اس سے نتیجہ نکالنا پڑیگا کہ عیسائیت کا خدا دو حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ایک فانی اور دوسرا ابدی ۔

انگریزی کی ایک مشہور ضرب المثل ہے جو یہاں پر بالکل صادق آتی ہے :-

"United we stand and divided we fall"

کہ "اتفاق میں ہماری بقا ہے اور شقاق میں ہماری موت" اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ "خدا واحد ہے اور توحید کو ہی پسند کرتا ہے" آپ خود نتیجہ نکال لیجئے۔

عیسائی مذہب کا خلاصہ یہ ہے :-

۱۔ آدم اور حوّا نے انسان کو ایک ابدی لعنت کے نیچے پھینکدیا۔

۲۔ یسوع مسیح پہلی لعنت سے بچانے کے لئے دوسری کے اندر مر گیا۔

۳۔ خدا ایک نہیں ہے بلکہ تین شخصوں پر مشتمل ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴- شراب ممنوع نہیں۔

۵- سُؤر کا گوشت جائز ہے۔

۶- طلاق خلافِ قانون ہے۔

۷- کثرتِ ازدواج ایک جُرم ہے۔

۸- بچہ جننے کی خاطر شادی کرنا کوئی قابلِ ستائش امر نہیں ہے۔ (انکی تعلیم ہے کہ "تو فسق ہرگز نہ کر"۔ لیکن یہ آخری تین باتوں کی اس طرح حوصلہ افزائی ہوتی ہے)

۹- ختنہ کی اجازت نہیں ہے۔

۱۰- یسوع تاحال زندہ ہے (دو ہزار برس کے بعد بھی) اور وہ آخری زمانہ میں آسمان سے اُتریگا۔

ہمیں ان تمام باتوں پر ایمان لانے کے لئے کہا جاتا تھا۔ باوجودیکہ مسیح نے کہا تھا "یہ خیال مت کرکہ میں توراۃ یا نبیوں کی کتاب منسوخ کرنے کو آیا میں منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ پوری کرنے کو آیا ہوں" (متی ۵/۱۷) یہ قوانین حضرت موسیٰؑ کی شریعت کے ساتھ منطبق نہیں ہیں ٭

اب میں باری باری اِن اعتقادات کے متعلق کچھ کہوں گا:-

۱- ہم خداتعالیٰ کی ہستی کو محض پیغمبروں کے ذریعہ سے ہی پہچان سکتے ہیں۔ وہ اس کی صفات کو ہم پر ظاہر کرتے ہیں۔ اور خود بھی معصوم ہوتے ہیں۔ اگر شیطان انکو ورغلا سکتا ہے تو پھر ہمارے پاس انکو برحق نبی جاننے کا کیا ذریعہ ہے۔ اگر انبیاءؑ گنہگار ہوتے۔ تو ہر قاتل۔ غاصب اور طرح طرح کے جرائم پیشہ لوگ نبی ہونیکا دعویٰ کر سکتے تھے ٭

درحقیقت تمام انبیاءؑ معصوم ہوتے ہیں۔

۲- یسوع مسیح ہمیں عہد نامہ نو میں بارہا بتلاتا ہے کہ ہماری نجات کا ذریعہ صرف یہ ہے۔ کہ ہم پاک خیالات رکھیں۔ نیک اعمال کریں۔ اور ایمان کو دل میں جگہ دیں۔ اس کے ثبوت میں میں بائیبل سے چند آیات پیش کرتا ہوں:-

"دیکھو ایک نے آکے اُس سے کہا اے نیک اُستاد میں کونسا نیک کام کروں۔ کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں اُس نے اُسے کہا تو کیوں مجھے نیک کہتا ہے؟ نیک تو کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا۔ پر اگر تُو زندگی میں داخل ہُوا چاہے تو حکموں پر عمل کر۔ اُس نے کہا کونسے حکم۔ یسوع نے اُسے کہا یہ کہ تُو خون نہ کر۔ زنا نہ کر۔ چوری نہ کر۔ جھوٹی گواہی نہ دے۔ اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کر اور اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو۔ اس جوان نے اُس سے کہا یہ سب میں لڑکپن ہی سے مانتا آیا۔ اب مجھے کیا باقی ہے؟ یسوع نے کہا اگر تُو کامل ہوا چاہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو جا کے سب کچھ جو تیرا ہے بیچ ڈال اور محتاجوں کو دے کہ تجھے آسمان پر خزانہ ملیگا۔ تب آ کے میرے پیچھے ہو لے۔" (متی ۱۹/۱۶ تا ۲۱) ایمان کے متعلق وہ کہتا ہے "تب یسوع نے جواب میں اُسے کہا اے عورت تیرا اعتقاد بڑا ہے۔ جو چاہتی ہے تیرے لئے ہو....(متی ۱۵/۲۸) "تب اُس نے اُسے کہا اے بیٹی تیرے ایمان نے تجھے بچایا۔ سلامت جا اور اپنی آفت سے بچی رہ" (مرقس ۵/۳۴) اگر یسوع مسیح اپنی زندگی میں گناہ معاف کرنے پر قادر تھا تو اُس کو صلیب پر مرنے کی کیا ضرورت تھی۔ مرقس باب ۲ آیت ۵ میں ہے "اُس نے اُنکا ایمان دیکھ کر اُسے کہا کہ اے مرد تیرے گناہ معاف ہوئے" (باقی حوالے لوقا ۵/۲۰ - ۷/۴۸ میں مل سکتے ہیں)

اور اگر وہ جانتا تھا (اور اُسکو جاننا چاہیئے تھا کیونکہ وہ خدا کا سچا بیٹا تھا) کہ اس نے گناہوں کے کفارہ میں مرنا ہے تو پھر اس نے ان الفاظ میں خدا سے دعا کیوں کی؟

"اور کہا اے ابّا۔ اے باپ سب کچھ تجھ سے ہو سکتا ہے۔ اِس پیالے کو مجھ سے ٹال دے۔ لیکن نہ وہ جو مَیں چاہتا ہوں بلکہ جو تُو چاہتا ہے (مرقس ۱۴/۳۵-۳۶) "نویں گھنٹے کے قریب یسوع نے بڑے شور سے چلّا کر کہا ایلی ایلی لما سبقتانی؟ یعنی اے میرے خدا تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا" (متی ۲۷/۴۶) ہمیں عبرانیوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسکی دُعا قبول ہو گئی۔ "اُسی نے اپنے مجسم ہونے کے دنوں میں بہت رو رو اور آنسو بہا بہا کے۔ اُس سے جو اُسکو موت سے بچا سکتا تھا۔ دعائیں اور منتیں کیں اور تحمّل کے سبب اُس کی سُنی گئی۔" (عبرانیوں ۵/۷)

۳۔ عہد نامہ نو اور عہد نامہ عتیق کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا ایک ہے جیسا کہ ہم آگے جا کر حوالے تحریر کرینگے۔ موسیٰ نے جو کہ شرعی نبی تھا (اور جسکی شریعت کو یسوع مسیح پورا کرنے آیا تھا) کبھی نہ کہا کہ آئندہ زمانہ میں خدا کی بادشاہت پر تین آدمی جو کہ ایک ہونگے حکومت کیا کرینگے۔ خدا قادرِ مطلق ہے عالم الغیب ہے اور حاضر و ناظر ہے وہ خود ہی اپنے معاملات کا بغیر کسی اور کی مدد کے انتظام کر سکتا ہے۔ یسوع کو اگر خدا نے اپنا بیٹا کہدیا تو اس میں کوئی تعجب نہیں۔ وہ تو پہلے انبیاء کو بھی اپنا بیٹا ہی کہا کرتا تھا۔ مثلاً "آدمؑ خدا کا بیٹا" (لوقا ۳/۳۸) "ابراہیمؑ خدا کا بیٹا" "سلیمانؑ خدا کا بیٹا" "تمام انبیاءؑ خدا کے بیٹے" "اسرائیل میرا بیٹا ہے بلکہ پلوٹھا" روح القدس کی تعریف متی ۱۲/۳۲ اور مرقس ۱/۱۵ میں ملتی ہے جہاں اس کے معنی کلام اللہ کے ہیں نہ کہ خدا کا کوئی تیسرا جزو۔

۴۔ یہ تو ہر کوئی جانتا ہے کہ شراب سے ہر ایک قسم کی بدیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور ہم روحانی ترقی کے لئے بالکل ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ بائیبل کہتی ہے:۔

"کیونکہ اندر یعنی آدمی کے دل سے ہی بُرے اندیشے۔ زناکاریاں۔ حرامکاریاں۔ قتل۔ چوریاں۔ لالچ۔ بدی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکر۔ مستی۔ بدنظری۔ کفر۔ نادانی نکلتی ہیں یہ سب بُری چیزیں اندر سے نکلتی ہیں اور آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔"

(مرقس ۷/۲۱-۲۲-۲۳)

ایسی گندی حالت میں کیا ہم خدا تعالیٰ کے سامنے جو پاک ہے کھڑے ہونے کی امید کر سکتے ہیں؟ اس کے علاوہ شراب نے کئی گھر اجاڑے اور کئی زندگیاں تباہ کیں۔ پس جب یہ ہماری روحانی اور دنیاوی زندگی کے لئے ضرر رساں ہے تو اس سے پلیگ کی طرح ڈرنا چاہیئے ٭

۵۔ سؤر جیسا کہ سب جانتے ہیں۔ ایک نہایت بدصورت جانور ہے اور غلاظت زندگی بسر کرتا ہے۔ نیز یہ غیر قدرتی عادات کا مالک ہے اس لئے یہ سب سے زیادہ بے شرم اور بے حیا جانور ہے۔ لازماً اس کا غلیظ گوشت ہمارے جسم اور ہماری روح پر بُرا اثر ڈالے گا ٭

اسلام کے پہلے یونانی حکیموں نے فیصلہ دیدیا تھا کہ لحم الخنزیر میں بے حیائی ہوتی ہے۔ عربی کا نام خود اپنے اندر بے حیائی کے معنی رکھتا ہے "خنزیر" کے معنی ہیں "میں اسکو بے حیا خیال کرتا ہوں" ٭

ہندی میں اسکو "سؤر" کہتے ہیں۔ اور اس کے معنی بھی یہی ہیں۔ کہ "میں اسکو بے حیا خیال کرتا ہوں"۔ عربی اور ہندی کے لفظ کے پہلے حصہ کے معنی "گندگی" کے ہیں۔ اور دوسرے حصہ کے معنی "میں خیال کرتا ہوں"۔

۶۔ طلاق کو حرام قرار دینا لاکھوں معصوم جانوں کو دنیا میں جہنّم کا مزہ چکھانا ہے۔ طلاق ایک لابدی فعل ہے مثلاً اگر ایک عورت سے بدسلوکی کیجاتی ہے یا اس کا خاوند اس کو چھوڑ دیتا ہے یا وہ اس کو کھانے پینے کا سامان مہیا نہیں کرتا۔ تو وہ ایسے بدبخت کے ساتھ کیوں بندھی رہے۔ یا ایک مرد کیا کرے اگر اسکو معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ ایک پاگل اور دیوانی کے ساتھ منسوب ہے؟ کیا یہ انصاف ہے کہ اس کو ساری عمر ایسی حالت میں رہنے دیا جائے؟ یا اگر ایک میاں بیوی کے مزاج نہیں ملتے اور اس سے انکی زندگی دوبھر ہے تو کیوں نہ انکو اجازت دی جائے کہ وہ تعلق توڑ کر کسی اور سے شادی کر لیں اور زندگی راحت و آرام بسر کریں ٭

۷۔ کثرت ازدواج درحقیقت بنی نوع انسان پر ایک فضل اور رحمت ہے اگر کسی آدمی کی عورت دائم المریض رہتی ہے یا اسکو اولاد نہیں ہوتی تو اس کا علاج صرف یہی ہے کہ وہ دوبارہ شادی کرے ٭

لڑائی کے بعد عورتوں کی تعداد ہمیشہ بڑھ جاتی ہے۔ یہ وہ مسئلہ ہے (جو یورپ کو آجکل درپیش ہے) اور اس کا علاج صرف کثرتِ ازدواج ہے۔ ہاں یہ شرط ضرور ہے کہ خاوند کو انصاف پر قادر ہونا چاہیئے۔

کثرتِ ازدواج آدمی کو بہت سی بدیوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اور عورتوں کو بھی فواحشات سے بچاتا ہے۔ یورپ میں بداخلاقی کی موجودہ صورت اس کا ثبوت ہے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۸- اگر یسوع مسیح کی طرح ساری عمر شادی نہ کریں۔ تو انسانی نسل بہت جلد منقطع ہو جائے گی۔ دوسرے معنوں میں ہم خدا کا قانون خود اپنے ہاتھ میں لے رہے ہونگے۔ اور دنیا کی تباہی کے باعث ہونگے۔ ایسا کام ہماری روحانی اور دنیاوی زندگی کے لئے خطرناک ثابت ہوگا۔ شادی فحشا سے بچاتی ہے اور قوم کی طاقت کو زیادہ کرتی ہے۔ اس طرح پر ملک کے لئے مفید ہوتی ہے ×

۹- معلوم نہیں ختنہ کس لئے ممنوع قرار دیا گیا؟ یسوع مسیح سے پہلے تمام انبیاء اسکو کرتے آئے ہیں اور مسیح کا خود ختنہ ہوا تھا (لوقا ۲/۲۱) صاف ظاہر ہے کہ عیسائی اپنے نبی کی سُنّت اور تعلیم پر عمل نہیں کر رہے۔ طبّی نقطۂ نگاہ سے ختنہ بہت مفید ہے۔ اور سمجھ میں نہیں آتا کہ تہذیب اور تمدّن کی دعوے دار قوم اس پر کیوں عمل نہیں کرتی؟

۱۰- یہ اعتقاد کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر چڑھ گئے اور تاحال زندہ ہیں۔ محض ایک کہانی ہے جس کی مناسب جگہ "الف لیلہ" تھی۔ بائیبل میں کافی ثبوت ہیں کہ حضرت مسیحؑ کو زندہ صلیب سے اُتار لیا گیا۔ متی ۱۲/۳۹-۴۰ اور لوقا ۲۴/۲۹-۳۰ میں مسیحؑ خواہش کرتا ہے کہ اس کا انجام یونسؑ کی طرح ہو۔ لیکن یونسؑ تو وہیل مچھلی کے پیٹ میں فوت نہیں ہوا تھا۔ پس یسوع نے پیشگوئی کی تھی کہ یونسؑ کی طرح وہ بھی تیسرے دن دنیا میں زندہ نمودار ہوگا۔ پھر اگر اس کو بچانا مقصود نہیں تھا تو پلاطوس کی بیوی کو خواب کیوں آئی کہ اسکو بچانا چاہیئے۔ (متی ۲۷/۱۹) نیز صلیب پر اس نے پکارا "اے میرے خدا اے میرے خدا تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟" (متی ۲۷/۴۶) اور عبرانیوں میں کیوں لکھا ہے۔ کہ اس کی دُعا قبول کی گئی ×

یسوع نے کہا تھا کہ فلسطین میں تو یہودیوں کے صرف دو اسرائیلی قبائل تھے باقی مشرق میں رہتے تھے۔ اس کا ثبوت لوقا ۴/۴۳ میں ہے "اور اس نے کہا کہ مجھے ضرور ہے کہ اور شہروں میں بھی خدا کی بادشاہت کی خوشخبری دوں کیونکہ میں اسی لئے بھیجا گیا۔" اگر خدا کا بیٹا آسمان پر چڑھ گیا تو اس نے باقی دس قبائل کی تلاش نہ کی۔ پس اصل واقعہ یہ ہے کہ مسیحؑ نہ صلیب پر مرا اور نہ آسمان پر چڑھا ×

باقی رہا رفع الی السماء سو اس کا بائیبل میں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ بلکہ اس عقیدہ کے خلاف ثبوت موجود ہیں۔ جب وہ مریمؑ کے سامنے آیا تو اس نے باغبان کا بھیس بدلا ہوا تھا (یوحنا ۲۰/۱۶) اگر وہ روحانی طور پر مُردوں میں سے جی اُٹھا تھا تو اسکو بھیس بدلنے کی کیا ضرورت تھی؟ لوقا ۲۴/۳۹-۴۳ میں ہم پڑھتے ہیں کہ اس کو بھوک لگی اور اس نے اپنے حواریوں کی طرح کھانا کھایا۔ کیا روحیں بھی انسانوں کی طرح کھاتی ہیں؟

نیز جب وہ جی اُٹھا تو وہ ڈرتا تھا کہ اُسکو کوئی دیکھ نہ پائے کیونکہ وہ اپنے آپ کو چھپاتا ہُوا پایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیا۔ اگر وہ فی الحقیقت مُردوں میں سے اُٹھا تھا تو اسکو چھپنے کی کیا ضرورت تھی؟ اور وہ صاف لوگوں کے سامنے کیوں نہ آگیا؟ اس کے لئے کئی تاریخی ثبوت ہیں۔ کہ دس قبائل جن کی طرف بائیبل میں اشارہ ہے۔ افغانوں اور کشمیریوں کے ہیں۔ اور یسوع جب تندرست ہُوا تو ان کے ملک کی طرف ہی آیا تھا وہ ایک سو بیس کی عمر تک زندہ رہا اور اب سری نگر کشمیر میں مدفون ہیں۔

عیسائی مذہب کی جب مجھے یہ تعلیم ملی۔ تو مَیں کئی سال تک خاموش رہا اور میرے ذہن میں بھی آیا کہ مَیں اس کی تحقیقات کروں۔ لیکن خدا کا منشاء اور تھا وہ نہ چاہتا تھا کہ مَیں ایسی حالت میں دیر تک پڑا رہوں۔ پہلا تغیر مجھ پر سنہ ۱۹۱۱ء میں ہُوا جب مَیں اپنے گھر کو چھوڑ کر ہندوستان آیا مئی سنہ ۱۹۱۵ء میں مجھے عراق جانے کا حکم ہُوا مَیں وہاں ۱۴ برس تک عربوں اور کُردستانیوں کے درمیان رہا ہندوستان اور عراق کے دَوران قیام میں مَیں نے مختلف مذاہب کا مشاہدہ کیا۔ جن میں بُت پرست اور شیطان کے پُجاری بھی شامل تھے۔ اس سے مَیں بہت سوچ میں پڑ گیا اور مَیں نے خیال کیا کہ دنیا میں اتنے مذہب ہیں کسی نہ کسی میں تو ضرور کوئی نُقص ہوگا کیونکہ سارے تو برحق ہو نہیں سکتے۔ مَیں آخر ایک کے انتخاب پر مجبور ہُوا۔ مجھے میری محنتوں کا ثمر مِلا۔ اور مَیں نے اسلام کی سچائی کو معلوم کر لیا۔

مَیں نے پہلے سنہ ۱۹۲۰ء میں اسلام قبول کیا۔ لیکن مسلمانوں میں بہت سی تمسخر آمیز باتیں ان کے اعتقادات کا جزو بن گئی ہیں۔ خصوصًا مولویوں کا اس میں بہت سا حصہ ہے جو قرآن مجید کی پاک اور مقدّس تعلیمات کے صریح خلاف چل رہے ہیں۔ مثلاً مجھے یہ ماننے کے لئے کہا گیا کہ زمین چپٹی ہے اور ایک بیل کے سینگوں پر کھڑی ہوئی ہے اور یہ بیل ایک بڑی مچھلی کی پیٹھ پر کھڑا ہے اور جب یہ مچھلی حرکت کرتی ہے تو زلزلے پیدا ہوتے ہیں۔ نیز کئی لوگوں کا اعتقاد ہے کہ دُعائیں وفات شدہ پیروں کے ذریعہ سے قبول ہوتی ہیں۔ اور حضرت مسیح علیہ السّلام زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ اور وہ آخری زمانہ میں اوپر سے نزول فرمائینگے۔ دوسری بات جسپر ایمان رکھنے کے لئے مجھے کہا گیا یہ تھی کہ صبح سے شام تک دو فرشتے مشرق سے مغرب تک ایک راستہ بناتے ہیں کہ جسپر سورج اپنا سفر کرتا ہے۔ پھر جب سورج ڈوب جاتا ہے تو یہ راستہ شمال سے جنوب تک کر دیا جاتا ہے تاکہ بدارواحیں آسمان پر نہ چڑھ سکیں۔ عورتوں میں یہ عام رسم ہے کہ وہ قبروں پر پتھر اُٹھا کر اپنے پیٹ پر رگڑتی ہیں تاکہ وہ حاملہ ہو جائیں اور کئی بیمار قبروں کے پاس لیٹے رہتے ہیں اسی امیدِ خام میں کہ وہ تندرست ہو جائینگے۔ اسی طرح کئی اور بیہودہ توہم پرستیاں ہیں جو اسلام کے چہرہ کو بدنما کر رہی ہیں۔ اگر مَیں اُن کو بیان کروں تو وہ خود ایک ضخیم کتاب کی شکل اختیار کر لیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا ہے یہ تمام اعتقادات قرآن اور احادیث کی تعلیمات کے مخالف نکلے۔ اسکے علاوہ مسلمان اپنا مذہب چھوڑ چکے تھے۔ پس اِن باتوں نے مجھے اسلام سے متنفر کر دیا اور مَیں اسکو خیرباد کہنے کو ہی تھا کہ مجھے عراق میں بعض ہندوستانی مسلمان مل گئے جن کے کہنے سے میرے خیالات پھر عود کر آئے۔ اُنکے ذریعہ سے مجھے احمدیہ جماعت کا پتہ چلا۔ اور مجھے یقین ہو گیا کہ اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے ٭

مَیں تمام مسلمانوں کو جو اس سلسلہ کی مخالفت کر رہے ہیں پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ ایسا کرنے سے پرہیز کریں ورنہ وہ اپنی جان سے عزیز مذہب کو سخت نقصان پہنچا رہے ہونگے۔ کیونکہ یہ اپیل ایک ایسے یوروپین کی طرف سے ہے جس نے زندگی اور مذہب کا ایک لمبا تجربہ کیا ہے اس لئے وہ اِس کو ایک دردمند دِل سے نکلے ہوئے الفاظ خیال کریں جو مذہب کی محبت میں سراسر ڈوبے ہوئے ہیں ٭

(ترجمہ اے۔ آر۔ شبلی)

مَیں نے اسلام کیوں اختیار کیا؟

(نمبر دوم)

ایک ایسے مذہب کو تسلیم کرنا جس کی شریعت بالکل نئی قِسم کی ہو کوئی آسان کام نہیں اور خصوصاً جبکہ عیسائیوں نے اپنے مشنوں، اخباروں، سینما اور تھیٹروں کے ذریعہ اُس کے خلاف بہت ساری بدظنی پھیلادی ہو۔ نیز مغرب میں مسلمانوں کو "محمڈن" کہہ کے پُکارا جاتا ہے۔ جس سے مَیں سمجھا کہ یہ لوگ محمد کے پُجاری ہیں۔ اور اس لئے بُت پرست۔ پھر شروع سے میرے کانوں میں ڈالا گیا تھا۔ کہ کافروں کو قتل کرنا مسلمانوں کے نزدیک ثواب کا موجب ہے۔ اور ابتدائی مسلمان بھی تلوار کے زور سے مسلمان بنائے گئے۔ اس وجہ سے مَیں ان کو ہمیشہ وحشی اور درندہ قوم خیال کیا کرتا تھا ٭

نہایت قابل افسوس امر ہے کہ بعض "سچے" اور "حلیم" چیلے اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کے خلاف جو چودہ سو برس سے اُسی طرح محفوظ ہیں (اور جس کو بدترین دشمن بھی تسلیم کرتے ہیں) اِس بےدردی کے ساتھ لوگوں کے دلوں میں بدگمانی پھیلا رہے ہیں ٭

اِسلامی وحدانیت اور بردباری

اوّل یہ کہ مسلمان حضرت نبی کریم صلعم کی نہ پہلے کبھی پرستش کیا کرتے تھے اور نہ اب کرتے ہیں۔ اُنکو تو اُنکے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبیؐ پاک نے یہ فرمایا ہے کہ اپنی پانچ نمازوں میں یہ فقرہ دُہرایا کرو اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنی "میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے اور کوئی معبود قابل پرستش نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اس کا بندہ ہے اور ایک رسولؐ"۔ یہ الفاظ ایسے روشن ہیں کہ ایک بچہ بھی انکو سمجھ سکتا ہے ؛

اس کا مقابلہ عیسائیت کے ساتھ کیجیئے جہاں ہم کو اس بات پر ایمان رکھنے کے لئے کہا جاتا ہے کہ ایک کمزور انسان جو ایک عورت سے پیدا ہوُا اور جو اپنے آپکو صلیب کی موت سے بھی بچا نہ سکا، خدا کا بیٹا تھا بلکہ خود خدا ؛

دوسرے۔ قرآن مجید میں کہیں بھی مسلمانوں کو یہ نہیں کہا گیا کہ وہ کافروں کو قتل کر دیں۔ قرآن مجید تو صاف کہتا ہے۔ لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْۤا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوْا عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

"خدا تمھیں اُن لوگوں سے احسان اور انصاف کرنے سے منع نہیں کرتا جنہوں نے تمھارے ساتھ دین کے بارے میں لڑائی نہیں کی اور تمھیں اپنے گھروں سے نہیں نکالا۔ اور اللہ انصاف کرنیوالوں سے محبت کرتا ہے"۔ (سورۃ الممتحنۃ آیت ۹)

"خدا تمھیں صرف اُن لوگوں کی دوستی کرنے سے روکتا ہے جنہوں نے مذہبی مناقشات کی بنا پر تم سے لڑائی کی اور تمھیں گھروں سے نکالدیا یا تمھارے نکالنے میں دوسروں کی مدد کی۔ جو ایسے لوگوں سے محبت کرتے ہیں وہ یقیناً ظالم ہیں"۔

پھر ایک اور جگہ فرماتا ہے۔ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۝ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا۔

"لڑنے کی صرف اُن لوگوں کو اجازت دی گئی ہے جن پر ظلم کیا جاتا ہے اور اللہ یقیناً ایسے لوگوں کی مدد کریگا۔ جو اپنے گھروں سے بلا وجہ نکال دیئے گئے محض اس لئے کہ وہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعہ سے نہ ہٹاتا رہتا تو یقیناً راہبوں کی کوٹھریاں اور گرجے اور عبادتگاہیں اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام لیا جاتا ہے گرا دی جاتیں"۔ (الحج ۴۱-۴۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس مضمون پر اور بھی آیات ہیں لیکن مسلمانوں کو اِس خطرناک الزام سے بری کرنے کے لئے کہ وہ غیروں کو قتل کرنا موجب ثواب خیال کرتے ہیں یہ دو تین آیات ہی کافی ہیں +

پھر کہا جاتا ہے کہ ابتدائی مسلمانوں کو زبردستی مسلمان بنایا گیا تھا۔ یہ بھی عیسائی مشنریوں کا ایک ڈھکوسلا ہے۔ سورۃ البقرہ میں خداوند کریم کا ارشاد ہے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ ہدایت کی راہ گمراہی سے واضح ہو چکی ہے +

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات ہیں اور اُن کی تائید میں تاریخی ثبوت بھی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ تلوار کو مذہب کی اشاعت کے لئے کبھی بھی استعمال نہیں کیا گیا۔ بلکہ تلوار صرف اُسوقت اُٹھائی گئی جب مسلمان تیرہ برس تک کفار کے وحشیانہ مظالم کا تختۂ مشق بنے رہے اور جب اُن کے جان سے زیادہ عزیز مذہب کے ناپید ہو جانے کا خطرہ یقینی تھا۔ اور اُسوقت بھی صرف دفاع کے لئے نہ کہ اسلام کی زبردستی اشاعت کے لئے +

اسلام ایک سلامتی کا مذہب ہے۔ لفظ "اسلام" کے معنی ہیں خدا تعالیٰ کی رضا کے سامنے جُھک جانا اور مسلمان وہ ہے جو اپنے تمام قویٰ خدا تعالیٰ کی رضامندی کے ماتحت کر دے۔ اور اِس سے زیادہ خوشی کی بات ایک آدمی کے لئے کیا ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے خالق کے ساتھ صلح و صفائی کے ساتھ رہے +

اُنیسویں صدی کا ایک بہت بڑا مُصنف مسٹر تھامس کارلائیل اپنی ایک کتاب میں لکھتا ہے۔ "اسلام کے معنی ہیں اپنے آپکو کھو دینا۔ اور یہ ایک اعلیٰ ترین تعلیم ہے جو خدا تعالیٰ نے ہماری زمین پر بھیجی" "اسلام ہمیں صرف ایک خدا کی عبادت کرنے کی تلقین کرتا ہے اور اس کی صفات میں کوئی اور شریک نہیں ہو سکتا +

بائیبل کیا سکھاتی ہے؟

اب اگر ہم بائیبل کو دیکھیں تو اس میں قریباً اکیس (۲۱) آیات ایسی ہیں جن میں اسرائیلیوں کو ہتھیاروں کے ذریعہ سے اپنے مذہب کی نشر و اشاعت کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ بے گناہ لوگوں کو قتل ہی نہیں کیا گیا بلکہ تمام قسم کے مظالم اُن پر روا رکھے گئے +

عہد نامۂ عتیق ہمیں بتلاتا ہے کہ خدا وحدہٗ لاشریک ہے

استثنا ۶ب "خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے تو اپنے سارے دل اور اپنے سارے جی اور اپنے سارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زور سے خداوند اپنے خدا کو دوست رکھ۔" حضرت مسیحؑ بھی فرماتے ہیں کہ "سب حکموں میں اوّل یہ ہے کہ اے اسرائیل سُن وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے ایک ہی خداوند ہے۔" (مرقس ۱۲/۲۹) " تُو خداوند اپنے خدا کو سجدہ اور اُس اکیلے کی بندگی کر۔" (متی ۴/۱۰) صرف یہ آیات ہی مسئلہ تثلیث کو رد کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اور اسلامی تعلیمات کی پورے طور پر تائید کرتی ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے ہمیں ایک سے زیادہ خدا پر ایمان رکھنے کے لئے ہرگز کوئی تعلیم نہیں دی۔ اور فی الحقیقت یہ حیرانی کی بات ہے کہ وہ لوگ جو ایک اعلیٰ تہذیب کے دعوے دار ہیں ایسے روشنی کے زمانہ میں ایسے متعصبانہ خیال کو اپنے دل میں جگہ دیتے ہیں ؛

اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ

(۱) مسلمان ملائکہ کی ہستی پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن اُن کی تعریف عیسائیت کی تعریف سے کہیں زیادہ افضل ہے۔ یہ ایک مسلّم امر ہے کہ جسمانی حواس کے قرار کے لئے ہمیں چند مادی طاقتوں کی ضرورت ہے مثلاً روشنی جس کے بغیر کہ ہمارا دیکھنا ناممکن ہے یا ہوا، کہ جس کے بغیر آواز سُننی دُشوار ہے۔ اسی طرح روحانی دنیا میں ہوتا ہے۔ روحانی حسیات کو برقرار رکھنے کے لئے ہمیں چند طاقتوں کی ضرورت ہے اور ان طاقتوں کا نام ہی اسلامی اصطلاح میں "ملائکہ" رکھا گیا ہے ؛

(۲) مسلمانوں کا ایک اور اعتقاد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ سے ہر ملک میں اور ہر قوم میں اپنے انبیاء مبعوث کرتا چلا آیا ہے اور یہ کہ اُن میں کوئی امتیاز نہیں۔ اور سب پر ایمان رکھنا چاہیئے۔ بشرطیکہ قرآن کریم کی بتائی ہوئی نشانیوں پر وہ پورے اُترتے ہوں ؛

سوائے اسلام کے اور کسی مذہب میں بھی ایسی فراخدلی کی تعلیم نہیں ملتی۔ اگر دوسرے مذاہب بھی اِس طرح کی تعلیم پر عمل کریں تو تمام مذہبی جھگڑے اور آئے دن کی لڑائیاں موقوف ہوجائیں۔ پھر ہمیں قرآن مجید پر ایمان لانے کی ہدایت کی گئی ہے کہ یہ تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک آخری اور مکمل شریعت ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدا کے ایک برگزیدہ اور سچے نبی ہیں ؛

(۱) قرآن مجید الٰہی شریعت کی ایک مکمل کتاب ہے۔ اور اِسکے اصول اِس دنیا میں بھی کام آسکتے ہیں اور اُس دنیا میں بھی۔ اِس کتاب کے مطالعہ سے خدا تعالیٰ کی ہستی میں ایک پورا یقین پیدا ہوجاتا ہے اور یہ مطلب "عہدِ گذشتہ کی کہانیاں" پورا کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ کتاب اب تک بالکل محفوظ ہے۔ مسٹر ولیم میور جیسا بدترین نکتہ چین بھی اس بات کے تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ "غالباً دنیا میں اور کوئی کتاب بھی ایسی نہیں ہے جو بارہ سو برس تک اس طرح محفوظ رہی ہو۔" قرآن مجید ایک مکمل شریعت ہے جس کا اطلاق ہر زمانہ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قوم پر ہو سکتا ہے۔ مندرجہ ذیل مسائل کے متعلق قرآن مجید نے جو احکام بیان کیے ہیں وہ تمام مذاہب سے کہیں زیادہ افضل ترین ہیں:۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ حج۔ بنی نوع انسان۔ سخاوت۔ سُود۔ یتامیٰ۔ حرام۔ حلال۔ عورت۔ دنیا اور آخرۃ کی زندگی۔ غلامی وغیرہ ۔

(ب) حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بچپن سے ہی اخلاق حسنہ کا نمونہ تھے۔ اور اس بات کو دشمن بھی تسلیم کرتے ہیں ۔

حضرت نبی کریمؐ کا ذکر بائیبل میں

نئے اور پُرانے دو نو عہد ناموں نے حضرت رسول کریم صلعم کی تصدیق کی ہے۔ استثنا باب ۱۵ آیت ۱۵-۱۸-۱۹ میں آتا ہے:۔ "خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اُس کی طرف کان دھریو"

"میں اُن کے لئے اُن کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اُس کے مُنہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اُسے فرماؤں گا وہ سب اُن سے کہے گا اور ایسا ہو گا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لیکے کہے گا نہ سُنے گا تو میں اُس کا حساب اُس سے لُوں گا"

پھر یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۲-۱۳ میں ہے:۔ "میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمھیں کہوں۔ پر اب تم اُن کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی رُوح حق آئے۔ تو وہ تمھیں ساری سچائی کی راہ بتائے گی۔ اِس لئے کہ وہ اپنی نہ کہے گی۔ لیکن جو کچھ وہ سُنے گی سو کہے گی۔ اور تمھیں آئندہ کی خبریں دیگی"

اِن آیات کا ایک ایک لفظ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر دلالت کر رہا ہے۔

(۱) آپؐ اسرائیلی نہیں تھے بلکہ اسماعیلی۔ اور اس لئے آپؐ اُن کے بھائیوں میں سے تھے ۔

(۲) آپؐ حضرت موسیٰؑ کے مثیل تھے۔ کیونکہ آپؐ کے پاس بھی شریعت تھی۔ اور دَورانِ زندگی میں آپؐ نے بھی صداقت کی حفاظت کے لئے تلوار اُٹھائی۔ جس طرح حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم کو آزادی دلائی اسی طرح حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی قوم کو قعرِ مذلت سے نکالا ۔

پھر قرآن مجید میں ہے:۔ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (سورۃ الاحقاف آیت ۱۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترجمہ "کہ کیا تم دیکھتے ہو اگر یہ اللہ کی طرف سے ہو اور تم اس کا انکار کرتے ہو اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اپنے مثیل کے آنے کی گواہی دی تھی سو اُس نے تو مانا اور تم تکبّر کرتے ہو اللہ ظالموں کو ہدایت نصیب نہیں کرتا۔"

پھر اسی سورۃ میں ہے۔ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّ رَحْمَةً ؕ وَ هٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَ بُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝ "اور اس سے پہلے حضرت موسیٰؑ کی کتاب راہنما اور رحمت تھی اور یہ کتاب اس کی تصدیق کرنے والی ہے عربی زبان میں تاکہ وہ انہیں ڈرائے جو ظالم ہیں اور نیکی کرنے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔"

(۳) آپ جبریل کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کے تمام احکام لوگوں پر واضح کر دیا کرتے تھے +

(۴) خدا نے کہا تھا "جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لیکر کہے گا نہ سُنیگا تو میں اُس کا حساب اُس سے لُوں گا +

حضرت رسول کریمؐ کو جو پہلی وحی ہوئی وہ یہی تھی کہ اِقْرَأْ یعنی پڑھ۔ آپ پڑھ نہیں سکتے تھے اس لئے آپ نے فرشتہ کو کہا کہ وہ اس سے عاجز ہیں۔ اُس نے پھر یہی حکم دیا لیکن آپ کا جواب وہی تھا۔ تیسری دفعہ حکم ہُوا۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْاَعْلٰى "اپنے خدا کا نام لیکر پڑھ" +

(۵) آپ "روحِ حق" تھے۔ شروع سے ہی آپ کا نام الامین پڑ گیا تھا۔ قرآن مجید بھی اپنے آپکو سچائی کی کتاب کہتا ہے۔ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ "یہ اس لئے ہے کہ اللہ نے اس کتاب کو حق کے ساتھ اُتارا ہے۔" (البقرۃ آیت ۱۷۶) نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ۔ یہ کتاب اُس نے تجھ پر حق کے ساتھ اتاری اُس کی تصدیق کرتی ہوئی جو اس سے پہلے ہے۔ (آل عمران آیت ۳) وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا اور تیرے رب کی بات سچائی اور انصاف میں کمال کو پہنچ گئی (سورۃ الانعام آیت ۱۱۶)

اسلام کی خوبیاں

اِسلام کا دعویٰ ہے کہ الہام کا دروازہ تا قیامت کھُلا رہے گا۔ اور خدا اپنے نیک بندوں سے ہمیشہ کلام کیا کرتا ہے۔ اس کا ثبوت ہمیں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی المسیح الموعودؑ کی بعثت سے ملتا ہے جن کی صداقت خدا تعالیٰ نے "بڑے زور آور حملوں سے ظاہر کر دی"۔ اور جنہوں نے اسلام کو پھر ایک بار زندہ کر دیا +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر مسلمانوں کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ قرآن مجید ایک سچائی کی کتاب ہے۔ خدا اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور دعا کے ساتھ بڑے بڑے کام ظہور میں آ سکتے ہیں۔ اس کا ثبوت ہمیں مسیح موعودؑ کی زندگی میں ملتا ہے۔ جنہوں نے دعا کے ساتھ کئی معجزات دکھائے +

آجکل بھی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؑ خلیفۃ المسیح ثانی دعا کے زور سے انسانی طاقت سے بالا کام کر رہے ہیں۔ اور اِن سے چند کرامات کا مشاہدہ میں نے بھی کیا ہے۔ حضرت اقدس کے علاوہ آپکے متبعین بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ کلام کرنے کے اہل ہو چکے ہیں۔ اور کئی دفعہ میری بھی دعائیں قبول ہو چکی ہیں۔ بعض ایسے کام جو میں سمجھتا تھا کہ کبھی نہیں ہو سکتے دعا کے زور سے معرض ظہور میں آئے +

کیا کوئی اور بھی مذہب ہے جو ہمیں بتلاتا ہو کہ خدا نہ صرف اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے۔ بلکہ عہد سلف کے نیک بندوں کی طرح اُن کو روحانیت کے اونچے میناروں پر بھی قائم کر دیتا ہے۔ اور اُن کی زندگی میں ہی اُن کو روحانیت کا پھل دیدیتا ہے۔ کیا اس سے ثابت نہیں کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے؟

پھر قیامت کے دن پر بھی ایمان رکھنا پڑتا ہے کہ اُس دن ہمارے اعمال کی جزا و سزا ہوگی۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے شفیع ہونگے۔ یہ سب عقلی باتیں ہیں +

(ا) خدا تعالیٰ نے ہمیں محض اس لئے پیدا نہیں کیا کہ ہم کھائیں پئیں سو رہیں اور پھر مر جائیں۔ یقیناً ہماری پیدائش کی علت غائی اِن مقاصد سے اعلیٰ وارفع ہے۔ دنیاوی اور روحانی دونو معاملات میں ہماری خواہش ہوتی ہے کہ ہم اور ترقی کریں۔ پس یہ اُخروی زندگی ہماری اس زندگی کا ہی ایک سلسلہ ہے۔ جہاں ہم کو اپنی مرادیں ملیں گی۔ اور قبر اس سفر کی پہلی منزل ہے۔ اسلام کے نزدیک جنت کی ترقی لا متناہی ہے۔ اور جب انسان ایک درجہ کو پالیتا ہے تو وہاں بس نہیں ہو جاتی بلکہ وہ اگلے درجہ کو پانے کی سعی کرتا ہے اور جب وہ وہاں پہنچ جاتا ہے تو پہلا درجہ اُسکو نامکمل دکھائی دیتا ہے اور اِسی طرح وہ بڑھتا چلا جاتا ہے +

(ب) قرآن مجید نے جنت اور دوزخ کی حقیقت نہایت واضح طور پر بیان کی ہے نفسِ مطمئنہ کا نام اُس نے جنت رکھا ہے۔ اور یہ چیز خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو دنیا میں ہی عطا کر دیتا ہے۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُخروی زندگی نام ہے۔ اُن مجسّم روحانی برکتوں کا جو خدا تعالیٰ کے بندے دنیا میں چکھتے ہیں ؂

دوزخ کو ایک بُرے درخت کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اس درخت کا نام زقوم ہے جس کے پھل کھانے سے انسان جہنّم میں جا گرتا ہے۔ دوسرے معنوں میں یہ ایک عذاب اور تکلیف ہے جس میں انسان بوجہ بُرے اعمال کے مُبتلا ہو جاتا ہے ؂

اِسلام کے نزدیک دوزخ، ابدی سزا نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک قسم کا ہسپتال ہے۔ جہاں روحوں کو گندگیوں سے پاک کر کے روحانی تکمیل کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا انتہائی کرم ہے اور عیسائیوں کی طرح نہیں کہ انسان ابدی جہنّم میں پڑا رہے گا۔ نیز عیسائیوں کی تعلیم مختلف ہے۔ ایک طرف تو ہمیں کہا جاتا ہے کہ یسوع مسیح ہماری خاطر مرا اور ہمارے گناہوں کا کفّارہ ہُوا۔ اور دوسری طرف ہمیں ایک ابدی سزا کی دھمکی دی جاتی ہے ؂

پھر مسلمانوں کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ وہ نبی جس کے متعلّق انبیاء پیشگوئیاں کرتے آئے ہیں اور جس کے متعلق قرآن مجید نے بھی بشارت دی ہے کہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کی ایک دوسری بعثت ہو گی۔ وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں جنہوں نے مسیح موعودؑ اور مہدی مسعودؑ ہونے کا دعویٰ کیا ؂

یہ تو قرآنِ مجید اور حضرت رسولِ کریمؐ کا وعدہ ہے کہ ہر صدی کے آخر پر ایک مجدّد مبعوث ہُوا کریگا جو مسلمانوں کے مذہب کو از سرِ نو زندہ کر دیا کریگا۔ اب چونکہ اُس مُصلح کا وقت آگیا تھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کو اپنے کسی برگزیدہ بندے کو اس فرض کی ادائیگی کے لئے مقرر کرنا تھا لیکن پہلے انبیاء اور حضرت رسول کریمؐ کا یہ بھی وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں ایک نبی مبعوث ہو گا پس جب حضرت مرزا صاحبؑ نے مسیح موعودؑ ہونے کا دعویٰ کیا تو آپؑ نے نبیٔ موعودؑ ہونے کا بھی دعویٰ کر دیا اور کہا کہ وہ میں ہی ہوں جس کا وعدہ پہلے انبیاءؑ دیتے چلے آئے تھے ؂

بائیبل کہتی ہے: "خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا" (استثنا)

یہ پیشگوئی جیسا کہ میں بتلا چکا ہوں حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم پر صادق آتی ہے۔ اب اگر حضرت نبی کریم صلعم حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے مثیل تھے تو لازم ہے کہ اسرائیلیوں کی طرح مسلمانوں میں بھی خدا کے برگزیدہ خلفاء ظاہر ہوں۔ اور جس طرح چودہ سو برس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے مثیل حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم مبعوث ہوئے تھے اسی طرح حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم کے مثیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چودھویں صدی میں مبعوث ہوں۔ اب ہم چودھویں صدی میں سے گذر رہے ہیں اور مسلمانوں کے تمام فرقے اِس بات پر متفق ہیں کہ اِسی زمانہ میں ایک نبی کو آنا چاہیئے تھا۔ لیکن جب کسی اور نے اب تک دعویٰ ہی نہیں کیا تو کیوں نہ ہم اُس شخص کے دعویٰ کو تسلیم کرلیں جو براہینِ قاطع اور دلائلِ ساطع کے ساتھ اپنے آپکو نبی ثابت کر رہا ہے اور ببانگِ دہل کہہ رہا ہے کہ مَیں ہی وہ مسیح موعود ہوں جس کا وعدہ پچھلے انبیاءؑ کرتے چلے آئے ہیں ۔

آسمان سے کسی مسیح کے نزول کی اُمید عبث ہے۔ یہودیوں نے بھی یہی غلطی کی اور وہ خدا کی لعنت کے نیچے آگئے۔ نیز یہ سائنس کے اصولوں کے بھی برخلاف ہے کہ انسان آسمان پر چڑھ جائے۔ خدا اپنی سُنّت کو کبھی تبدیل نہیں کیا کرتا جب سے دنیا بنی ہے کوئی نبی بھی جسم خاکی کے ساتھ کبھی آسمان سے نہیں اُترا۔ ہاں یوں ہر ایک نبی زمینی نہیں بلکہ آسمانی ہی ہوتا ہے ۔

حضرت مسیح موعودؑ کی نبوّت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان کو کسی طرح بھی کم نہیں کرتی۔ آپؑ رسول کریمؐ کے ایک ادنیٰ غلام ہیں اور آپؐ کی ہی تعلیم پر چل کر انکو یہ درجہ نصیب ہُوا۔ آپؑ کی نبوّت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر اسرائیلی انبیاءؑ کی مانند ہے۔ حضرت عیسیٰؑ نے کہا تھا۔ "یہ مت خیال کرو کہ مَیں توریت یا نبیوں کی کتاب منسوخ کرنے کو آیا۔ مَیں منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ پوری کرنے آیا ہوں"۔ (متی باب۵ آیت ۱۷) اِسی قسم کے حضرت مرزا صاحبؑ نبی تھے ۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ خدا تعالیٰ پچھلے زمانہ میں ہی اپنے پاک باز بندوں سے کلام کیا کرتا تھا اور اب ایسا نہیں کرتا۔ اگر یہ بات ہے تو پھر ایک گونگے اور بہرے خدا سے دعا کرنے کا کیا فائدہ؟ اُس خدا نے بلا ہمارے کسی قصور کے خود ہی الہام کا دروازہ بند کر دیا۔ اور اب ہمیں عہدِ سلف کے محض قِصّوں سے کس طرح معلوم ہو کہ خدا واقعی موجود ہے ۔

اِس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ ہمیں بتلا دیا کہ خدا اصمٌ بکمٌ نہیں بلکہ وہ اپنے بندوں سے اسی طرح کلام کرتا ہے جس طرح وہ پچھلے زمانہ میں کیا کرتا تھا۔ اُس کا خوبصورت چہرہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی شکل میں دکھایا گیا جس نے اعلان کروا دیا کہ:-

"دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا"

مبارک ہے وہ جو اُسے قبول کرے ۔

اسلام اور مسیح موعودؑ کے متعلق پوری آگاہی حاصل کرنے کے لئے روحانیت کے مندرجہ ذیل انمول موتیوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا مطالعہ ضروری ہے۔ مَیں انہی کتابوں کے مطالعہ کے بعد اسلام کی حقانیت کا پوری طرح قائل ہُوا تھا۔

۱۔ ٹیچنگ آف اسلام۔ مصنّفہ حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب مسیح موعود و مہدی موعودؑ۔

۲۔ احمدیت اور حقیقی اسلام۔ مصنّفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؐ صاحب خلیفۃ المسیح ثانی۔

۳۔ احمدؑ۔ آپؑ کے دعاوی اور تعلیمات۔ مرتبہ سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب۔

۴۔ قرآن اور احادیث کے اقتباسات۔ مرتبہ سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب۔

یہ کتابیں بُک ڈپو قادیان یا سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب آکسفورڈ سٹریٹ سکندرآباد (حیدرآباد دکن) سے مِل سکتی ہیں۔ اور انگلستان کے باشندے اِنکو مسجدِ لنڈن۔ ۶۳، میلروز روڈ۔ سوتھ فیلڈ لنڈن سے حاصل کر سکتے ہیں ۔

(مترجمہ اے۔ آر۔ شبلی)

ہندوستان کا وحیٔ حق میں حصّہ

(از اے۔ کے۔ ایم خلیل الرحمٰن خادم بی۔ سی۔ ایس)

ہندوستان جزوِ اعظم ہے اس دنیا کا۔ بازی گاہِ قدرت ہے اپنی نمائش و نمود کے لحاظ سے۔ اس کے جبل و دشت، جھیل و دریا، اس کی معدنیات و نباتات، اس کے باغات و دبستاں، اسکے عیون و آبشار و انہار، اسکی سرسبزی شادابی، خدا کی زمین پر جنّتِ حقیقی ہونیکی مدعی ہے۔ مشاطۂ قدرت نے سچ مچ اس سرزمین کو ظاہری تزئین دیدی ہے۔ لیکن روحانی زندگی؟ کیا اس سرزمین کو روحانی چشمہ سے سیرابی نہیں ہوئی؟ خدا تعالیٰ نے ہندوستانیوں کو بھی وہی روح عطا کی ہے جو دوسرے بنی نوعِ انسان کو اپنے وصل و محبّت کے لئے جستجو و اشتیاق دیا ہے۔ اور در حقیقت اس نے برگزیدہ انسانوں کو انبیاء بناکر اپنا مظہر بنایا جنہوں نے اسی سرزمین سے اُٹھکر لوگوں کی ہدایت و رہنمائی کی ساتھ اپنی وحی و کلام اسی طرح نازل فرمایا جس طرح وہ دوسرے ممالک و اقوام کے مظہران الٰہی پر نازل فرماتا رہا۔ اس حقیقت تامّہ کی دلیل میں ہم مندرجہ ذیل آیات قرآنِ پاک میں پڑھتے ہیں :۔

(۱) ان من اُمّۃٍ الّا خلا فیھا نذیر۔	ہر ایک اُمّت میں کوئی نہ کوئی نذیر آیا۔
(۲) ولقد بعثنا فی کل اُمّۃ رسولًا۔	ہم نے تمام قوموں کی ہدایت کیلئے رسول و پیغامبر بھیجے

مندرجہ بالا اور اس قسم کی دوسری آیات کے مطابق جبکہ ہندوستان کے گوشے گوشے میں فسق و

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حد سے تجاوز کر گئے اور روحانی خشک سالی کا دَور دورہ تھا۔ تو خدا تعالیٰ نے کرشنؑ۔ رام چندرؑ اور بُدھ ایسے راستباز وں مصلحوں کو مبعوث کیا۔ جنہوں نے خدا سے الہامات پاکر گمراہ مخلوق کو ہدایت دی۔ لیکن جوں جوں زمانہ گذرتا گیا۔ اُس کی تعلیم و تعمیل کا اثر زائل ہوتا گیا۔ اور ان کے متبعین غلط راستے سے بچ نہ سکے۔ ویدا ور گیتا کو اب بھی الہامی کتب تصوّر کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ایک زمانے کے بعد کوئی نہ کوئی بھیڑ نما بھیڑیا بہانہ سازی و فریب سے ان میں ناجائز تصرف کرتا رہا ہے۔ زمانہ اور بھی گذرتا گیا۔ حتیٰ کہ قدرت نے فیصلہ کیا کہ سرزمینِ ہند کو ایک دوسرے ملک کے نبی کے ذریعہ خداوندی رحمت سے آشنا کرا یا جائے۔ چنانچہ مختلف مقامات کے لوگوں کے تعلّقات آپسمیں گہرے ہو گئے۔ اور بین الاقوامی تجارت کو فروغ حاصل ہُوا۔ بنی اسرائیل ایران افغانستان بلکہ ہندوستان تک کثرت سے پھیل گئے۔ کچھ مُدّت بعد آخر عیسیٰ علیہ السّلام مسیح ہو کر ظاہر ہوئے۔ اور یہود نے ان کی مخالفت کی۔ اور ان کے ظلم و ستم نے مجبور کیا کہ وہ شام کو خیرباد کہکر افغانستان اور وہاں سے کشمیر کو ہجرت کریں اور "اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں" کو موسیٰ کی کتاب سکھائیں۔ جس غرض کے لئے کہ "عہد نامہ" بتاتا ہے کہ وہ بھیجے گئے +

افغانستان کے موجودہ لوگوں کا مورثِ اعلیٰ بنی اسرائیل میں سے ہونا آسانی سے ثابت کیا جا سکتا ہے (دیکھو الفنسٹن کی ہسٹری آف افغانستان) اسی طرح کشمیر بھی بنی اسرائیل ہے۔ اچھّا تو ان خطّات ارض میں سے حضرت مسیحؑ وقتاً فوقتاً اردگرد کے علاقوں میں خدا کی وحدت اور اس کے الہامات کی رحمت کا پیام سُنانے کے لئے ضرور جاتے ہونگے۔ پس معلوم ہُوا کہ حضرت عیسیٰؑ کے ذریعہ سرزمینِ ہند حق تعالیٰ کی رحمت کی بارش سے ضرور سیراب ہوئی تھی۔ چند صدیوں بعد پھر ہندوستان روحانی ظلمت و تاریکی سے گھر گیا۔ تو ریگستان عرب سے پھرنئے سرے سے چشمۂ عرفان بہنے لگی۔ جس سے ہندوستان بھی اسلام کے پیغام کے ساتھ فیضیاب ہُوا۔ اسکے بعد سینکڑوں اولیاء اللہ یکے بعد دیگرے اس سرزمین میں ظاہر ہوئے اور یہ ابرِ رحمت بارہ صدیوں تک آب پاشی کرتا رہا۔ لیکن تہذیب و تمدّن کی ترقی کے ساتھ آج سے ڈیڑھ صدی پہلے روحانی حالت پھر گر گئی۔ اور لوگ مادیّت کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ہاتھ پاؤں مارنے لگے۔ لیکن زیادہ دیر تک یہ حالت خدا کو منظور نہ تھی۔ خدا کی رحمت پھر جوش میں آئی۔ وحی کے دروازے کُھل گئے اللہ جل جلالہٗ نے حضرت احمدؐ قادیانیؑ کو اس زمانے کا عیسائیوں کے لئے مسیحؑ۔ مسلمانوں کے لئے مہدیؑ اور ہندوؤں کے لئے کرشنؑ اور بدھ مت والوں کے لئے بُدھؑ بنا کے بھیجا۔ وہ مختلف مذاہب کی مقدّس کُتب میں لکھی ہوئی پیشگوئیوں کے ماتحت ظاہر

ہوئے چونکہ آسمانی غرض و غائت اس وقت تک پوری نہیں ہوتی۔ جبتک کہ کوئی نبی اپنے پہلوں کی سی شان و برتری لیکر نہ آئے۔ اس لئے وہ اقوام کے لئے پیغامبر ہیں۔ سب کو یکجا کرنے والے ہیں۔ انہوں نے خدا سے الہام پاکر ہزاروں پیشگوئیاں کیں۔ جو کہ بیشک انسانی دماغوں کی قوّت سے بالاتر تھیں اگر عالم الغیب خدا کی تائیدی نصرت ساتھ نہ ہوتی وہ تمام "مخفی اسرار"، کا عالم الغیب ہے۔ ان میں سے بیشتر حصّہ پہلے ہی پورا ہوچکا ہے۔ انہوں نے بائیبل کی "ہزار سال" والی مدّت سلسلہ احمدیہ کے جاری کرنے کی شکل میں پوری کر دی ہے۔ پس جنہوں نے اپنے آپکو اس سلسلہ میں منسلک کرلیا۔ انہوں نے اس برکت میں سے حصّہ پالیا۔ سب سے بڑھ کر سلسلہ احمدیہ کا موجودہ امام "زندہ خدا" کا نشان ہے۔ اسکو بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوتے ہیں۔ اور اس نے ببانگ دہل اس سرچشمے کی موجودگی کا زور آور اور بیّن نشانات سے اعلان کیا ہے۔ دعوت ہے بڑے بڑے فلاسفروں اور مشنریوں کو! کہ آئیں اور اس چیلنج کو قبول کریں اگر انہیں بھی کچھ خدا سے لگاؤ ہے +

پاک ہوگئی سرزمینِ ہند! کیونکہ اس نے اس صدی کی بہترین نعمت کو حاصل کرلیا۔ چیدہ اور برتر برکتیں نازل کرے خدا اپنے پاک رسول محمدؐ پر اور اپنے بندے احمد قادیانی پر اور اس کے تابعین پر آمین! اَللّٰھُمَّ صلِّ علیٰ محمّد وعلیٰ عبدک المسیح الموعودؑ +

جویانِ حق کو چاہیئے کہ فائدہ اُٹھائیں اس موقع سے۔ اور خدا کی ابدی رحمت کے دامن کو مضبوط پکڑ لیں تاکہ اس کی روز افزوں برکتوں سے فائدہ حاصل ہو + (ترجمہ جنیدؔ ہاشمی بی۔اے)

نقشہ اُجرت اشتہارات

ریویو آف ریلیجنز کئی لاکھ کی احمدی جماعت کا واحد ماہوار رسالہ ہے اور اس کو نہایت ذوق شوق سے پڑھا جاتا ہے۔ اور اس کے فائل مجلد محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اشتہار دینے والوں کے لئے بہترین موقع ہے ضمیمہ ۲ صفحے ۱۲ ر سینکڑہ کے حساب سے تقسیم ہوگا۔ اور اُجرت حسب ذیل ہے:-

سالانہ	ایک صفحہ	۴۰ روپے	نصف صفحہ	۲۳ روپے
چھ ماہ	//	۲۳ روپے	//	۱۲ روپے
تین ماہ	//	۱۲ روپے	//	۷ روپے

فی اشاعت ایک صفحہ ۴½ روپے + نصف ۲½ روپے + فی سطر ۴ر

(مینجر ریویو اُردو۔ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی
اور
آریہ مسافر لاہور

رسالہ آریہ مسافر بابت فروری ۱۹۳۲ء کے صفحہ ۵ پر بعنوان "مرزا غلام احمدؐ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی ہندوؤں کے متعلق پیشگوئی" لکھا ہے۔ "ہم ذیل میں مرزا صاحب کی ایک پیشگوئی درج کرتے ہیں! اور پھر مرزائیوں سے پوچھتے ہیں۔ کہ اگر ان میں ذرہ بھی ایمانداری اور صداقت موجود ہے۔ تو وہ بتلائیں کہ کیا اس سے بڑھکر نامعقول پیشگوئی کوئی اور ہو سکتی ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں! عنقریب وہ زمانہ آنیوالا ہے کہ تم نظر اُٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندو دکھائی دے مگر ان پڑھے لکھوں میں سے ایک ہندو بھی دکھائی نہ دیگا"۔ اس پیشین گوئی سے مرزا صاحب کی ہندوؤں کے متعلق ذہنیت کا تو بھانڈا پھوٹ گیا۔ لیکن اصل حقیقت میں یہ گوز شتر سے بڑھکر ثابت نہیں ہوئی۔ مرزائیو! تمہاری اور تمہارے پیر کی بدقسمتی سے آریہ سماج زندہ ہے۔ اور جب تک یہ زندہ ہے۔ کسی کو یہ طاقت اور قدرت حاصل نہیں کہ وہ ہندوؤں کو صفحۂ دنیا سے نابود کر سکے"۔

مہاشہ چرنجی لال کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مذکورہ بالا پیشگوئی سے یہ استدلال کہ حضرت کرشن ثانی جناب مسیح قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ مقصد تھا۔ کہ ہندو قوم بلحاظ قوم کے تباہ و برباد کر دی جائیگی۔ اور ہندو صفحۂ دنیا سے نابود ہو جائینگے۔ بالکل غلط ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف صاف یہ فرما دیا ہے۔ کہ خدا قوموں کو ہلاک نہ کریگا۔ بلکہ ان کے خیالات میں تبدیلی واقع ہو جائیگی۔ اور خصوصاً ہندوؤں کے متعلق آپؑ نے صاف اور بیّن الفاظ میں یہ فرما دیا ہے:-

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ مجھے یہ بھی صاف لفظوں میں فرمایا گیا ہے۔ کہ پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور کے ساتھ رجوع ہوگا۔ ابھی بچے ہیں۔ انہیں معلوم نہیں۔ کہ ایک ہستی قادر مطلق موجود ہے۔ مگر وقت آتا ہے۔ کہ ان کی آنکھیں کھلینگی۔ اور زندہ خدا کو اسکے عجائب کاموں کے ساتھ بجز اسلام کے اور کسی جگہ نہ پائینگے"۔ (اشتہار ۱۲ مارچ ۱۸۹۸ء)

اسی طرح دوسری جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اب وید پر چلنے کا زمانہ نہیں ہے۔۔۔ جلد تر دید پر و بال آئیگا۔ حال کی ذریت ایسی موٹی عقل کی نہیں۔ کہ ان کو ان تعلیموں پر طفل تسلی دے سکیں۔۔۔ وہ تو پورا پورا فیصلہ کرینگے۔ یا تو اپنے باپ دادوں کے خیالات کو کسی ٹھکانہ لگا کر ٹھیک ٹھیک دہریہ بن جائینگے اور یا اگر سعادتمند ہوئے تو رب العالمین پر ایمان لائینگے۔ اور اپنی مخلوقیت کا اقرار کرینگے۔ مگر دونو صورتوں میں وید کے پنجہ سے نکل جائینگے۔ وہ وقت گذر گئے جب لوگ وید کے کہنے کہنے کہانے چاند سورج کی پوجا کرتے تھے۔ اور اگنی کے آگے ہاتھ جوڑتے تھے۔ اور ہندوستان کے تمام عجائبات کو معبود بنا رکھا تھا" (از سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۴۶ و ۱۴۷)

ان تمام عبارات کو باہم ملانے سے یہ ثابت ہوا۔ کہ پڑھے لکھے ہندو بلحاظ دھرم کے ہندو دھرم سے انکار کرینگے۔ اور اسلامی عقائد کو اپنانے لگ جائینگے۔

آریہ سماج کا موجودہ حالت میں رہنا یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ آریہ سماج اپنے عمل سے دیانند اور ویدک دھرم کی توہین کر رہی ہے۔ کیونکہ موجودہ آریہ سماج ہرگز ہرگز وہ آریہ سماج نہیں۔ جو دیانند نے قائم کی تھی۔ بلکہ اسوقت کے آریوں نے دیانندی سدھانتوں کی عملی طور پر وہ تردید کی ہے۔ کہ بس ختم کر دیا ہے۔ اب میں بفضل خداوند کریم حضرت کرشن ثانی جناب رسول ربانی مسیح قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کو دیانندی حضرات کی تحریروں سے ثابت کرتا ہوں اور ساتھ ہی آریہ سماج کی موت بھی ثابت کر دکھاتا ہوں۔ کیونکہ مہاتما چرنجی لال جی نے یہ فرمایا ہے۔ کہ جب تک آریہ سماج زندہ ہے۔ کسی کو یہ طاقت اور قدرت حاصل نہیں۔ کہ وہ ہندوؤں کو صفحۂ دنیا سے نابود کر سکے" جس سے یہ ثابت ہو جائیگا۔ کہ فی الحقیقت ہندو ویدک دھرم کو تلانجلی دے چکے ہیں:۔

شہادت نمبر ۱۔ "سچائی کا پھیلانا تو کہاں۔ آریوں کو دوسروں کے جذبات کی غلامی اختیار کرنی پڑ رہی ہے۔ وید کی عظمت ہمارے دلوں پر اب حقیقی شکل میں نہیں رہ سکتی۔ بیرونی اثرات نے دھیرے دھیرے ہمارے بڑے سے بڑے پریمیوں کو ہم سے جُدا کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ لاجپت رائے جیسا شخص جس نے کبھی وید کو ایشوری گیان ثابت کرنے کے لئے اپنی انتہائی علمیت کا استعمال کیا تھا۔ اسے بھی وید کے متعلق بے پروائی کی پوزیشن اختیار کرنی پڑی۔۔۔۔ ہمارے ہزارہا نوجوان دھرم کو غیر ضروری اور قابل ترک قرار دینے لگے ہیں۔۔۔۔ دھرم اصول وید کے خلاف جہاد کرنے کو تیار ہیں" (آریہ ویر لاہور ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء)

شہادت نمبر ۲۔ "ہمارے ہندو گھرانوں میں پیدا ہوئے اور انکا نام بھی ان کا ہندو ہونا ظاہر کرتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ان کے دلوں میں ہندو پن نام کو بھی نہیں ہے۔ اور اسلامی سنسکار کشاں کشاں اپنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طرف کھینچ رہے ہیں" (ہندو لاہور ۱۸- نومبر ۱۹۲۹ء)

شہادت نمبر ۳ "پنڈت جواہر لال صاحب کی رائے میں سنسکرت اور پرانا لٹریچر سب بیہودہ ہے۔ اس سب کو سمندر میں ڈبو دینا چاہیئے" (ہندو لاہور ۱۱- نومبر ۱۹۲۹ء)

شہادت نمبر ۴ "(ہمارے ہندو لیڈر) وہ کہتے ہیں دھرم کو چھوڑ دو۔ یہ سب پرانے وقتوں کی باتیں ہیں۔ پرانے رشیوں کا نشان جنیو اور چوٹی کاٹ دو" (ہندو لاہور ۱۱- نومبر ۱۹۲۹ء)

شہادت نمبر ۵ "جتنا قبضہ رامائن اور مہابھارت نے ہندوؤں پر کیا ہے۔ اتنا اقتدار ویدوں کا بھی نہیں ہے۔ عوام ویدوں سے ناآشنا ان کے ناموں سے اُمّی" (ابلا لاہور ۱۲- اکتوبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۹ کالم ۲)

شہادت نمبر ۶ "کھان پان کی طرح ودھوا وواہ کا بھی آریہ سماج نے نشیدھ کیا پرنتو پرسنتا کی بات ہے۔ کہ اس بارے میں وقت کی ضرورت کو محسوس کر کے آریہ سماجیوں نے عملی روپ ودھوا وواہ کا نہ کیول سمرتھن کیا ہے۔ بلکہ ہندو جگت کی اس بارے میں رہنمائی کی ہے" (اخبار آریہ گزٹ لاہور ۲۳- مئی ۱۹۳۱ء صفحہ ۸)

شہادت نمبر ۷ "آریہ سماج کی پوزیشن اسوقت سوامی دیانند کی پوزیشن نہیں ہے۔ آریہ سماج نے طوعاً کرہاً مروجہ ہندو دھرم کی پوزیشن کو شادی شدہ لوگوں کی صورت میں اور نیز وواہ کو ودھواؤں یا رنڈوں کی صورت میں قبول کر کے سوامی دیانند کی پوزیشن سے مُنہ موڑ لیا ہے" (آریہ گزٹ لاہور ۲۰ جون ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۹)

مہاشہ چرنجی لال جی کو چاہیئے تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی پیشگوئی پر اعتراض کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں مُنہ ڈالکر اپنے گھر کی حالت سے آگاہی حاصل کر لیتا۔ تا کہ اپنی کم ظرفی یا جہالت کے باعث جگ ہنسائی کا سامان پیدا نہ کرتا۔ کیا ان شہادتوں سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ موجودہ آریہ سماج دیانند سے مُنہ موڑ چکی ہے۔ کیا آریہ سماج کے لئے یہ بات قابل فخر ہے۔ آریوں کو چاہیئے تھا۔ کہ اپنے مہرشی کے احکام کو یُوں حقارت کی نظر سے نہ دیکھتے؟ اور ہندو لوگ، نہ صرف ویدک دھرم کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بلکہ اسلام کی طرف مجبوراً آرہے ہیں۔ کیونکہ انسان کی تمام فطرتی ضرورتوں کو اسلام پورا کرتا ہے۔ اگر آریوں کے اندر دیانندی سدھانتوں کی قدر ہے۔ تو ودھوا وواہ کی بجائے نیوگ پر عمل کریں۔ پھر انکو پتہ لگ جائیگا۔ کہ ویدک دھرم کہاں تک انسانی فطرت کو اپیل کرتا ہے؟

شہادت نمبر ۸ "اسوقت جو خطرہ مجھے آریہ سماج کے لئے نظر آرہا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آنیوالی نسل کے ... ... دلوں میں وید کے لئے شردھا نہیں۔ ایشور کی ہستی پر انہیں وشواش نہیں۔ پربھو بھگتی کا آجکل ہمارے نوجوانوں میں سرو تھا بھاو ہی دیکھنے میں آتا ہے۔ میرا اپنا تجربہ بتلاتا ہے۔ اگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے سکولوں اور کالجوں کے ہوسٹلوں میں سندھیا۔ ہَوَن میں بورڈران کا شامل ہونا لازمی کی بجائے اختیاری کر دیا جائے تو شاید ایک دو فیصدی بھی نوجوان ایسے نہ نکلیں۔ جو دلی پریم بھاؤ سے پربھاوت ہو کر سندھیا یا اگنی ہوتر میں شامل ہوں۔ ..... عام جنتا کی یہ شکایت بجا ہے۔ کہ آریوں کے بچے آریہ نہیں بنتے" (آریہ گزٹ لاہور ۸۔ نومبر ۱۹۳۰ء)

شہادت نمبر ۹۔ "مہرشی دیانند۔ بھگوان کرشن اور مہاتما بدھ کا ہندو ازم کا شدھ کرنا اس دوجہ سے ناممکن ہے۔ کہ وہ سرتا پا اشدھ ہے۔ ضرورت تو اس امر کی ہے۔ کہ اس کا اور اس کے جھوٹے اصولوں اور کمینہ رسم و رواج سب کا قطعی فیصلہ کر دیا جائے" (ابلا ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

شہادت نمبر ۱۰۔ "پہلے زمانہ میں جو راکشش تھے۔ وہی کلجگ میں برہمن ہیں۔ وہ پاکھنڈی ہیں۔ ٹھگ ہیں۔ جھوٹے ہیں۔ لوگوں کو دھوکا دینے والے ہیں۔ ویدک دھرم سے وہ منحرف ہیں بھرشٹ ہیں وغیرہ وغیرہ" (آریہ گزٹ لاہور ۲۹۔ مارچ ۱۹۳۰ء)

اگر مہاشہ چرنجی لال جی ان دیانندی شہادتوں پر غور کرینگے۔ تو ان کا یہ عقیدہ ہو جائیگا۔ کہ اسوقت پڑھے لکھے ہندوؤں میں سے ہندو پن نکل چکا ہے۔ اور وہ پکے دہریہ یعنی ناستک بن چکے ہیں۔ ان کا ویدوں پر یقین ہے نہ پرمیشور پر وشواش ہے۔ اور آریہ جو ہندو دھرم کے ٹھیکیدار ہیں۔ وہ بھی ہندو کہلانا اپنے لئے قابل فخر نہیں خیال کرتے ÷

خاکسار فتح محمد احمدی شرما از کراچی

محکمہ ڈاک و تار کے دلچسپ اعداد و شمار

محکمہ ڈاک و تار کی سالانہ رپورٹ بابت سنہ ۱۹۳۰-۳۱ء سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سال محکمہ ہذا کو ۷ کروڑ ۵۰ لاکھ دو ہزار ۳۷۱ روپے کی آمدنی ہوئی اور خرچ ۸ کروڑ سوا لاکھ ۵۸۳ روپے ہوا گویا سال گذشتہ کے مقابلہ میں ۶۲ لاکھ ۹ ہزار ۳۱۲ روپے کا خسارہ رہا اسی خسارہ کی بنیاد پر کارڈوں اور لفافوں اور رجسٹری وغیرہ کی قیمتوں میں زیادتی اور تنخواہوں میں کمی کیگئی ہے ہوائی جہازوں کے ذریعہ اس سال ۱۰ لاکھ ۶ ہزار اشیاء باہر بھیجی گئیں۔ محکمہ ہذا کی پوسٹل ورکشاپ علیگڑھ کو اس سال ۸ ہزار روپے کا خسارہ رہا۔ ڈیڈ لیٹر آفس میں ۸۸ لاکھ ۲ ہزار اشیاء آئیں اور انہیں سے ۴۴ لاکھ کی مالیت کے نوٹ۔ ہنڈیاں اور چیک وغیرہ نکلے اور ۹ کروڑ ۶۰ لاکھ روپے کے ٹکٹوں والے لفافے مختلف خزانوں میں بھیجے گئے۔ بیمہ پارسلوں اور خطوط کی تعداد جو ڈاکخانوں کے ذریعہ بھیجے گئے ۵۲ لاکھ ۹ ہزار ۷۳ تھی اور انکی قیمت ۱۳۸½ کروڑ تھی منی آرڈروں کی رقم ۳ کروڑ ۹۰ لاکھ اور شکایات کی تعداد ۲۱۷۲۷۹ تھی اور ڈاک لوٹنے کی سال بھر میں ۴۲ وارداتیں تھیں ÷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افادات الفریدی

گذشتہ دنوں میں مجھے راحت القلوب اور اسرار الاولیاء اور جواہر فریدی ہر سہ کتب کے مطالعہ کا اتفاق ہُوا۔ راحت القلوب جمع کردہ اور مرتبہ حضرت شیخ نظام الدین بدایونی خلیفۂ اعظم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنجشکر پاکپٹنی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ اور اسرار الاولیاء جمع کردہ اور مرتبہ حضرت خواجہ بدر الدین اسحاق داماد اور شاگرد اور مرید حضرت بابا صاحب مذکور ہے۔ یہ دونو کتابیں حضرت مسعود رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ہی ساتویں صدی ہجری میں لکھی گئی تھیں۔ اور ان میں حضرت مسعود رحمۃ اللہ علیہ پاکپٹنی کے ملفوظات یعنی اقوال ہیں۔ پھر گیارھویں صدی ہجری میں بادشاہ نور الدین محمد جہانگیر کے زمانہ میں حضرت مولانا محمد علی اصغر چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب جواہر فریدی تصنیف کی۔ اس کتاب میں اکثر "حالات بزرگان عظام از ابتدائے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تا زبدۃ الانبیاء سراج الاولیاء حضرت بابا فرید الدین گنجشکر مسعودؒ" اجودھنی یعنی پاکپٹنی رحمۃ اللہ علیہ لکھے ہوئے ہیں۔ مصنف جواہر فریدی چشتی ہے۔ اور حضرت بابا صاحبؒ مذکور کی اولاد میں سے ہے۔ شاید اسی لئے اس نے حضرت بابا صاحبؒ کے لقب فرید الدین کی مناسبت سے اس کتاب کا نام جواہر فریدی رکھا ہے۔ اس نے اس کتاب میں شریعت کے بعض مسائل میں عمدہ تحقیقات سے کام لیا ہے۔ اور اس کی یہ کتاب سلسلہ چشتیہ میں مقبول عام اور مشہور اور مستند سمجھی جاتی ہے اور یہ کتاب زمانۂ سلف میں تصنیف ہوئی تھی۔ اس لئے یہ کتاب بھی افراد سلسلہ چشتیہ پر حجّت بالغہ ہے۔

سلسلہ چشتیہ کے علاوہ دیگر مسلمان بھی مذکورہ بالا سلف صالحین کو بزرگ اور اولیاء اللہ تسلیم کرتے ہیں۔ اس لئے یہ تینوں کتابیں سلسلہ چشتیہ پر بالخصوص اور دوسرے مسلمانوں پر بالعموم حجّت ہیں۔ اس لئے جب میں نے ان کتب میں حضرت میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے بعض دعاوی اور بعض اعتقادات میں تائید پائی تو میں نے مناسب سمجھا۔ کہ ان کو افادات الفریدی کے نام سے افادۂ عام کے لئے پیش کروں۔ تاکہ سلسلہ چشتیہ کے افراد اور نیز دیگر مسلمانوں پر ان بزرگان عظام کے اقوال سے اتمام حجّت ہو۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید و نُصرت ہو۔ نصر من اللہ و فتح قریب وبشر المؤمنین (صف ع) ترجمہ اللہ کی طرف سے مدد ہے۔ اور فتح قریب ہے۔ اور مومنین کو بشارت دیدے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بالآخر میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ تینوں کتابیں دراصل فارسی زبان میں تالیف و تصنیف ہوئی تھیں۔ مگر مجھے نہایت افسوس سے ظاہر کرنا پڑا ہے۔ کہ سلسلہ چشتیہ کے مرکز پاک پٹن میں اب یہ کتابیں فارسی زبان میں نہیں ملتیں۔ اس لئے مجھے معذوراً اور مجبوراً ان کے اُردو ترجموں کے حوالے دینے پڑے ہیں۔ اور ان کے ترجمے "اللہ والے کی قومی دوکان واقعہ کشمیری بازار لاہور" سے مل سکتے ہیں۔ فقط وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین۔

خاکسار غلام احمد خاں، ایڈوکیٹ و امیر جماعت احمدیہ پاک پٹن

فصل اوّل

حضرت امام مہدی علیہ السلام

منجملہ افادات صاحب جواہر فریدی کے ایک یہ ہے۔ کہ آپ نے اپنی کتاب میں گیارہ اماموں کے ذکر کے بعد بارھویں امام کا اس طرح ذکر فرمایا ہے:۔

"دوازدہم امام حضرت مہدی ہادی آخر الزمان کہ "اب آوینگے"۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین" (جواہر فریدی ص ۱۳۹)

حیرت کا مقام ہے۔ کہ مذکورہ بالا "اب آوینگے" وعدہ کو تین صدیوں سے اوپر کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اور چودھویں صدی بھی نصف گذر گئی۔ مگر ابھی تک آنیوالا موعود نہیں آیا۔ حالانکہ علامات ظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہو چکی ہیں۔ مثلاً علماء بدترین خلائق ہو چکے ہیں۔ دنیادار امراء اور جاہل رؤساء جابجا پائے جاتے ہیں۔ اُمت یہاں تک بگڑ گئی۔ کہ اب علانیہ طور پر اسے اُمت مرحومہ کا خطاب دیا جاتا ہے۔ مساجد آباد تو ہیں۔ مگر ہدایت سے ویران ہو چکی ہیں۔ فسق و فجور کا دور دورہ ہے۔ اسلام کا صرف نام باقی ہے۔ اور اسلام کی بجائے رسم و رواج جگہ پکڑ چکے ہیں خروج دجّال ہو چکا۔ اور دجّال کے گدھے پر سواری ہو رہی ہے۔ اور یاجوج ماجوج کا غلبہ اپنی تمام بلندیوں سے کمال کو پہنچ چکا غرضیکہ حسب منطوق آیت ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (الروم ع ۵) ترجمہ خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو گیا۔ اسلام کے اندر اور اسلام کے باہر اسلام کے خلاف فتنہ و فساد کا نمونہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ ضرورت امام مہدی کو نہایت سختی سے محسوس کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں حج بند ہو چکا۔ دابۃ الارض نکل چکا۔ اور طاعون پڑ چکی۔ مگر ابھی تک مسلمان خواب خرگوش میں پڑے ہیں۔ اور ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

یونہی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں ٭ وہ نہیں جاگتے سو بار جگایا ہم نے

پھر حضرت امام مہدیؑ کے زمانہ کی علامات مخصوصہ بھی ظاہر ہو چکی ہیں۔ مہدی کے خروج سے قبل ۱۸۸۲ء میں آسمانی ذوالسنین ستارہ یعنی دو دُم والا ستارہ مشرق کی طرف سے نکل چکا ہے۔ اور پھر ۱۸۸۳ء میں مشرق کی طرف سے آگ بھی ظاہر ہو چکی ہے۔ ان سب سے بڑھکر ان لمھدینا اٰیتین کے مطابق رمضان کے مہینہ میں ۱۸۹۴ء بمطابق ۱۳۱۱ھ میں چاند گرہن ۱۳ رمضان کو اور سورج گرہن ۲۸ رمضان کو واقع* ہو چکے ہیں۔ جن سے قطعی طور پر ثابت ہو چکا ہے۔ کہ ؎

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا ٭ یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

عقل انسانی تو یہی تجویز کرتی ہے۔ کہ دعوے اور جواب دعوے کے بعد امور متنازعہ کی نسبت گواہوں کی نسبت گواہوں کی شہادت ہُوا کرتی ہے۔ مگر مسلمانو!!! کیا تم نے کبھی غور کیا۔ کہ یہ سب علامتیں پوری ہو چکیں۔ یعنی گواہوں نے اپنی شہادت کا اظہار کر دیا۔ مگر ابھی تک نہ کوئی دعویٰ ہے۔ اور نہ کوئی جواب دعویٰ۔ اور نہ کوئی امر متنازعہ۔ پھر خدا نے نعوذ باللہ لغو طور پر قبل از وقت یہ شہادتیں ظاہر کر دیں؟ نہیں نہیں!!! خدائی گواہوں کی شہادت لغو نہیں۔ بلکہ عین ضرورت کے وقت پر ہے۔ چنانچہ چودھویں صدی کے سر پر حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے مہدویت اور مسیحیت کا دعویٰ فرمایا ؎

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم ٭ عیسےٰ کجا ست تا بنہد پا بہ منبرم

حدیث میں آیا ہے۔ لا مھدی الا عیسیٰ (ابن ماجہ) کہ مسیح موعودؑ کے سوائے اور کوئی مہدی نہیں۔ اس حدیث کے مطابق اس صدی کے سر پر یہ دعویٰ کرنے والا سوائے حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کے اور کوئی شخص نہیں ہُوا۔ ع

کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

آپؑ کے دعوی کے بعد علماء نے آپؑ کے خلاف کفر کا فتویٰ لگایا۔ جیسا کہ حضورؑ نے خود ہی فرمایا ؎

زعم میں ان کے مسیحائی کا دعویٰ میرا ٭ افتراء ہے جسے از خود ہی بنایا ہم نے

کافر و ملحد و دجّال ہمیں کہتے ہیں ٭ نام کیا کیا غمِ مِلّت میں رکھایا ہم نے

گویا دعویٰ بھی موجود ہے۔ اور اس کے بعد علماء کی مخالفت کے رنگ میں جواب دعویٰ بھی موجود ہے،

---

* حاشیہ۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ چاچڑاں شریف والے فرماتے ہیں۔ "ہرگاہ خسوف و کسوف شمس بتاریخ ششم از ماہ اپریل ۱۸۹۴ء ہژدہ صد و نود و چہار واقع شد" (اشارات فریدی صفحہ ۲۷ تا ۲۸) مفصّل اور مدلّل ملاحظہ ہو۔ منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ و امام مہدئ معہودؑ اور علماء اور مخالفین کے درمیان متنازعہ امور میں فیصلہ کرنے کی غرض سے یہ تمام علامتیں ظاہر کردیں اور گواہوں کی گواہی دلوادی۔ تاکہ وہ اپنے مرسل اور مامور من اللہ کی تائید و نصرت ظاہر کرے۔ مذکورہ بالا تمام علامتوں اور شہادتوں سے قطعی طور پر ثابت ہے۔ کہ ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت ❊ میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

پس حضرت امام مہدی ہادی آخر الزمان جسے آنا تھا۔ وہ تو آچکا۔ جاؤ تمام روئے زمین چھان مارو۔ تمھیں مسیح موعود اور مہدی معہود سوائے حضرت میرزا غلام احمد قادیانیؑ کے اور کوئی شخص نظر نہیں آئیگا۔ اب اس نعمت کو قبول کرو۔ اور اسے رد کرکے خدا سے مت لڑو۔ کہ یہ عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔ اگر کہو۔ کہ وہ تو فوت ہو چکے ہیں۔ اب کس طرح ان کی صداقت جانچیں۔ سو یاد رہے۔ کہ حضرت باوا فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:۔

(راحت القلوب ص ۲۰)

"جس طرح دھوئیں سے آگ کا ہونا معلوم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مرید کو دیکھکر اسکے پیر کا اندازہ کر سکتے ہیں"۔

انجیل میں بھی اسی طرح لکھا ہے۔ کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت احمدیہ دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ اسلام کی تائید و نصرت میں اس جماعت کے کارنامے عام زبان زدِ خلائق ہو چکے ہیں۔ پھر حضرت میرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الموعودؑ ثانی "پسرش یادگار" موجود ہے۔ جو کہ حُسن و احسان میں حضرت مسیح موعودؑ کی نظیر ہے۔ عیاں راچہ بیاں۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعودؑ کی تصانیف کا مطالعہ کرنے سے حق و باطل میں تمیز ہو سکتی ہے۔ غرضیکہ ارشاد خداوند تعالیٰ کونوا مع الصّٰدقین کے مطابق عمل کروگے تو حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت تم اپنے وجود کے اندر محسوس کرلوگے۔ ورنہ امام وقت کی نافرمانی کا مزہ تو چکھ ہی رہے ہو۔ ہائے افسوس!!! حضرت مسیح موعودؑ کو یہ کہنا پڑا ؎

امروز قومِ من نشناسد مقامِ من ❊ روزے بگریہ یاد کند وقتِ خوشترم

فصل دوئم

مسئلہ جزاء و سزاء

منجملہ افادات حضرت فرید الدین مسعود گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ ایک یہ بھی ہے۔ کہ آپنے درویش یعنی صالح مومن مرد سے محبت کرنے یا اس سے روگردانی کرنے کی جزاء و سزا کے بارے میں اپنا عقیدہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظاہر فرمادیا ہے۔ اور وہ یہ ہے:۔

"کہ قیامت کے دن بعض ایسے آدمی ہونگے جنہوں نے دنیا میں طاعت نماز روزہ وغیرہ سب کچھ کیا ہوگا۔ لیکن دوزخ میں جانیکا حکم ہوگا۔ وہ پوچھینگے کہ ہم نے تو دنیا میں نیک عمل کیئے۔ پھر کیوں دوزخ میں بھیجا جاتا ہے۔ حکم ہوگا کہ تم نے دنیا میں درویشوں سے روگردانی کی۔ بعض آدمی ایسے ہونگے جنہوں نے دنیا میں کوئی نیک عمل نہیں کیا۔ بلکہ گناہ در گناہ کرتے رہے ہیں۔ ان کے لیئے بہشت میں جانیکا حکم ہوگا۔ وہ حیران رہ جاوینگے کہ ہم نے تو کوئی نیک عمل نہیں کیا۔ پھر کس سبب سے ہمیں بہشت کا حکم ہوا ہے۔ فرمان ہوگا۔ کہ گو تم نے دنیا میں گناہ کیئے ہیں۔ لیکن تمہارے دلوں میں درویشوں کی محبت تھی۔ اور تم نے ان سے نیک سلوک کیا۔ جس کی برکت سے تمہیں بہشت جانا نصیب ہوا۔ کوئی راحت درویشوں کی محبت سے بڑھکر نہیں لیکن یہ ہے دشوار کام" (اسرار الاولیاء صفحہ ۷)

اس حوالہ سے ثابت ہے۔ کہ درویشوں یعنی اولیاء اللہ سے روگردانی کرنا ایسا خطرناک نتیجہ پیدا کرتا ہے، کہ ایسے شخص کے نیک عمل اور دنیا میں طاعت نماز روزہ وغیرہ سب کچھ اکارت جاینگے۔ یہ ان لوگوں کیلئے جواب ہے۔ جو یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ ہمارے پاس مکمل شریعت ہے۔ ہمیں امام مہدی اور مسیح موعودؑ کی کیا ضرورت ہے۔ انہیں ذرا غور کرنا چاہیئے۔ کہ جب درویش یعنی ولی اللہ کی روگردانی سے ایسا خطرناک نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے۔ تو حضرت امام مہدی اور مسیح موعودؑ جو کہ نبی اللہ ہے۔ سے روگردانی کرنے سے کسقدر خطرناک نتیجہ پیدا ہوگا۔ پھر جب کسی درویش یعنی ولی اللہ سے محبت اور نیک سلوک کرنے سے گنہگار انسان بہشت میں چلا جائیگا۔ تو حضرت مسیح موعودؑ اور مہدی معہودؑ سے محبت اور نیک سلوک کرنے سے گنہگار انسان بہشت میں جانے کے علاوہ دیگر نعماء الٰہی اور اجر عظیم بھی حاصل کریگا۔

پس "حضرت امام مہدی ہادی آخر الزمان" کا دعویٰ کرنیوالے شخص کی دعوت کو معمولی نہ سمجھو۔ کہ اسکی قبولیت اور عدم قبولیت میں تمہاری نجات اور عدم نجات موقوف ہے۔ اس لیئے اسپر نہایت سنجیدگی سے غور کرو۔ اور خدا کے حضور جھک جاؤ۔ اور اسی سے فیصلہ چاہو۔ کیونکہ صراط مستقیم کی ہدایت محض اسی کی توفیق پر منحصر ہے۔ ؎

ہر بیشہ گماں مبر کہ خالی است ❖ شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

فائدہ۔ یاد رہے۔ حضرت باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے درویش کی تعریف بھی خود ہی بیان فرمادی ہے:۔

(۱) "درویش اس بات کا نام نہیں کہ لنگوٹا باندھے یا چیڑا پہنے اور ایک لقمہ کی خاطر در بدر مارا پھرے اور اپنے جیسوں کے آگے ہاتھ پھیلاتا پھرے۔ بلکہ درویشی اس بات کا نام ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سر سجدے سے نہ اُٹھایا جائے۔ اور کپڑے نہایت عمدہ پہنے جائیں۔ اور جو کچھ ملے اس کا نہایت لذیذ کھانا پکا کر درویشوں کو کھلایا جائے اور بچا کر کچھ نہ رکھے۔ بلکہ جو کچھ ملے سب راہِ خدا میں صرف کر دے۔" (اسرار الاولیاء صفحہ ۴۷)

(۲) "اے درویش! ..... فرمایا کہ اہل کلاہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی کے آگے سر نہیں جھکاتے۔" (اسرار الاولیاء صفحہ ۳۷)

(۳) "اے درویش! کلاہ کے چار گوشے ہیں۔ پہلا شریعت کا۔ دوسرا طریقت کا۔ تیسرا معرفت کا اور چوتھا حقیقت کا۔ پس جو ان چاروں خانوں میں استقامت اختیار کرے اسکے لئے کلاہ سر پر کرنی جائز ہے۔" (اسرار الاولیاء صفحہ ۴۷)

اس تعریف سے ثابت ہے۔ کہ درویش سے صالح مومن اور ولی اللہ مرد مراد ہے۔ نہ کہ گلیوں میں بھیک مانگنے والا گداگر ؎

حضرت مسیح موعودؑ کے درویش

"جیسا کہ فرشتہ نے کہا تھا۔ کہ یہ روٹی تمہارے لئے اور تمہارے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔ اسی طرح خدائے کریم مجھے اور میرے ساتھ کے درویشوں کو ہر روز اپنی طرف سے یہ دعوت بھیجتا ہے۔ پس ہر روز نئی دعوت اسکی ہمارے لئے ایک نشان ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۶)

پس اے لوگو! آپ حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ کے درویشوں میں شامل ہو جاؤ۔ تا تمہارے لئے بھی یہ دعوت ایک نشان ہو۔ آمین۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:- ؎

واللہ کہ ہمچو کشتیٔ نوحم ز کردگار ؎ بیدولت آنکہ دور بماند ز لنگرم

فصل سوئم

وفاتِ مسیحؑ

منجملہ افادات حضرت باوا مسعود گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ ایک مسئلہ وفاتِ مسیحؑ بھی ہے۔ اس اجمال کی تفصیل ذیل میں لکھی جاتی ہے:-

(۱) حضرت باوا صاحبؒ نے اسرار الاولیاء صفحہ ۷۶ پر لفظ متوفی دو دفعہ استعمال فرمایا۔ دونوں دفعہ ہی وفات یافتہ اور فوت شدہ اس سے مراد لیا۔ یہاں تک کہ آگے چل کر اس متوفّی کی نسبت صاف طور پر بیان کر دیا کہ وہ "فوت ہو گیا۔" قرآن کریم میں لفظ متوفیک کے معنے بھی اسی پر قیاس کر لو ؎

(۲) صاحب جواہر فریدی نے اپنی کتاب کے صفحہ ۷۷ پر آنحضرت صلعم کی دعا صحابہ کرامؓ کے بارے میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نقل کی ہے۔ اس میں رفعکم اللہ بھی آتا ہے۔ جسکے معنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمھارے درجات بلند کرے۔ کوئی شخص اس کے معنے یہ نہیں کرتا۔ کہ اللہ تعالیٰ تم کو خاکی جسم سمیت آسمان پر اٹھا لیجاوے۔ اور نہ کوئی صحابہ کرامؓ میں سے خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر گیا۔ سب کے سب زمین کے نیچے مدفون ہوئے! البتہ روحانی طور پر ان کے درجات ضرور بلند ہوئے۔ اور ان کے بارے میں آنحضرت صلعم کی دُعا قبول ہوئی۔ پس قرآن کریم میں بھی جملہ رافعك الیّ کے معنے اسی پر قیاس کر لو۔ اور خواہ مخواہ حضرت عیسیٰؑ کو خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر مت لیجاؤ۔ متوفیك کے بعد رافعك الیّ ہے۔ اس لئے حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے بعد اس کا رفع روحانی ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اسکے درجات بلند ہوئے۔ فھو المراد ٭

(۳) پھر صاحب جواہر فریدی حضرت رسول کریم صلعم کی عمر کے بارے میں لکھتا ہے:۔

"لیکن قول ۶۲ سال ۶ ماہ کا۔ بنا بر اس حدیث کے ہے کہ مروی ہُوا۔ کہ عمر ہر پیغمبر کی ہے۔ کہ پہلے اس سے ہُوا ہو۔ اور عمر عیسیٰ علیہ السلام کی ایک سو پچاس سال کی تھی یہ حدیث ضعف سے خالی نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب" (جواہر فریدی صفحہ ۹۱)

جواہر فریدی کے اُردو ترجمہ کے مذکورہ بالا حوالہ میں بعض صریح غلطیاں ہیں۔ مثلاً اصل حدیث محولہ میں "نصف" کا لفظ آتا ہے۔ مگر اُردو ترجمہ میں لفظ "نصف" موجود نہیں۔ پھر اردو ترجمہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ۱۵۰ سال لکھی ہے۔ حالانکہ کسی حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ۱۵۰ سال نہیں لکھی ہوئی۔ ہاں ایک حدیث میں آپؑ کی عمر ۱۲۰ سال ضرور لکھی ہوئی ہے۔ اُردو ترجمہ والی ۱۵۰ سال عمر اس طرح بھی غلط ثابت ہو سکتی ہے۔ کہ اگر نصف عمر والے اصول کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کی عمر ۱۵۰ سال مندرجہ حوالہ مذکور کا نصف کیا جاوے۔ تو آنحضرت صلعم کی عمر ۷۵ سال بنتی ہے حالانکہ اسی حوالہ کے رو سے آنحضرت صلعم کی عمر ۶۲ سال ۶ ماہ ظاہر ہے۔ پھر اگر ۶۲ سال ۶ ماہ کو دُگنا کیا جاوے تو حضرت عیسیٰؑ کی عمر ۱۲۵ سال ہونی چاہیئے۔ نہ کہ ۱۵۰ سال۔ اسلئے مذکورہ بالا اُردو ترجمہ جواہر فریدی میں حضرت عیسیٰؑ کی عمر ۱۵۰ سال صریحاً غلط لکھی ہوئی ہے۔ ہم نے اصل جواہر فریدی بزبان فارسی کے حاصل کرنے کی بہت کوشش کی۔ مگر ہمیں پاک پٹن میں بھی کسی شخص کے پاس اس کا پایا جانا معلوم نہ ہُوا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن

پھر اس حوالہ کے آخر میں اُردو میں یہ بھی لکھا ہُوا ہے۔ کہ یہ حدیث ضعف سے خالی نہیں ہے مگر ساتھ ہی اپنے اس خیال کو فقرہ "واللہ اعلم بالصواب" سے مشکوک کر دیا ہے۔ گویا اسکے نزدیک بھی اس حدیث کا ضعیف ہونا یقینی نہیں ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذکورہ بالا حوالے کے رُو سے حضرت عیسیٰؑ کی عمر خواہ ۱۵۰ سال سمجھی جائے خواہ ۱۲۵ سال۔ بہر حال حضرت عیسیٰؑ کی عمر دو ہزار سال کے قریب ہرگز ثابت نہیں۔ جیسا کہ آجکل مسلمانوں کا خیال ہے۔ ان دو تو عمروں میں سے کوئی عمر صحیح سمجھ لو۔ بہر حال حضرت عیسیٰؑ کی وفات ثابت ہے۔ اور انکا جسم سمیت آسمان پر جانا اور اسقدر مدت مدید وہاں بود و باش رکھنا ثابت نہیں ٭

اب ہم اصل حدیث لکھتے ہیں۔ اور ثابت کرتے ہیں۔ کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ اخرج الطبرانی فی الکبیر بسند رجاله ثقاتؒ عن عائشة انّہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال فی مرضه الذی توفی فیه لفاطمة ان جبریل ...... اخبرنی انه لم یکن نبیٌّ اِلّا عاش نصف الذی قبله واخبرنی ان عیسیٰ ابن مریم عاش عشرین ومائة سنة وانی لا ارانی الا ذاھبًا علیٰ رأس الستّین (دیکھو المواہب اللدنیہ مصنفہ علامہ قسطلانی جلد ۱ ص۴۲) طبرانی نے کبیر میں اس حدیث کو ایسی سند سے بیان کیا ہے جس کے راوی بہت ثقہ ہیں۔ کہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا۔ کہ رسول اللّٰہؐ نے فرمایا اپنی اس مرض میں جس میں حضورؐ نے وفات پائی کہ جبرائیل نے خبر دی کہ کوئی نبی نہیں (ایک خاص قسم کے انبیاءؑ کا ذکر ہے) مگر کہ وہ اپنے پہلے نبی سے نصف زندہ رہتا ہے۔ اور مجھے جبرائیل نے خبر دی کہ حضرت عیسیٰؑ ابن مریم ایک سو بیس سال زندہ رہے۔ حجج الکرامہ فی آثار القیامۃ صفحہ ۴۲۸ میں یہی حدیث لکھی ہے۔ اور اخیر میں ہے ورجاله ثقات وله طرق۔ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۲۰ میں وان عیسیٰ عاش عشرین ومائة سنة رسول اللّٰہ صلعم سے مروی ہے" (بحوالہ ہینڈبل ۴۲ مجمع الاخوان لاہور) اور نیز ملاحظہ ہو جلالین مجتبائی ص۵ ٭

پس مصنف جواہر فریدی نے یا تو حدیث غلط لکھی ہے۔ یا پھر اسکے اُردو ترجمہ میں غلطی ہوئی ہے۔ اور اخیر میں اس حدیث کو ظنی طور پر ضعیف قرار دینا بھی اس کی غلطی ہے۔ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا (یونس ع۴)

اصل حدیث سے ثابت ہے۔ کہ حضرت عیسیٰؑ کی عمر ۱۲۰ سال تھی اور یہی حق ہے۔ اور جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰؑ قریبًا دو ہزار سال سے آسمان پر بجسدہ العنصری زندہ بیٹھے ہیں۔ وہ خدارا اس حدیث پر غور کریں ٭

(۴) پھر حضرت بابا مسعود گنجشکر رحمۃ اللّٰہ علیہ نے کہرام کے علاقہ کے شیخ مدنیؒ کا قول بیان فرمایا کہ وہ کہا کرتا تھا۔ کہ "افسوس بہشت ایسی جگہ ہے۔ پر اس میں نماز نہیں"۔ (اسرار الاولیاء ص۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان
اور
آپؐ کی پیدائش

عدنان سے آپ کے اجداد کا سلسلہ یوں شروع ہوتا ہے۔ عدنان[۱] کے بعد معد[۲] پھر نزار[۳] پھر مضر[۴] پھر الیاس[۵] پھر عامر[۶] (جو مدرکہ کے لقب سے مشہور رہیں) پھر خزیمہ[۷] پھر کنانہ[۸] پھر نضر[۹] پھر مالک[۱۰] پھر فہر[۱۱] پھر غالب[۱۲] پھر لوی[۱۳] پھر کعب[۱۴] پھر مرہ[۱۵]۔ پھر کلاب[۱۶]۔ پھر قصی[۱۷]۔ مذکورہ اجداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں سے سب بجائے خود بڑی عزّت اور مرتبے کے لوگ تھے۔ فہر اتنے بڑے فیاض تھے کہ وہ اور ان کے بیٹے مسافروں اور حاجتمندوں کو ڈھونڈھتے پھرتے تھے کہ جہاں کہیں ملیں ان کی ہمدردی خبرگیری کیجائے۔ اسی سبب سے ان کا لقب قریش مشہور ہوگیا تھا جس کے معنے حاجت روائی کے لئے محتاج کو ڈھونڈھنے والا۔ اور علمائے انساب کی جماعت کثیر کی رائے میں انہیں۔ فہر کی اولاد قریش کہلاتی ہے۔ قصی کا اصلی نام زید تھا۔ ماں قبیلۂ قضاعہ کی ایک نیک بیٹی تھیں۔ بچّے ہی تھے کہ پدر بزرگوار کلاب کا انتقال ہوگیا۔ ماں بچّے کو لئے ہوئے سرزمین شام میں چلی گئیں۔ جہاں ان کا میکہ تھا۔ قصی کا ابھی دودھ بھی نہ بڑھایا گیا تھا کہ ماں نے قضاعہ کے ایک شخص ربیعہ بن حزام سے نکاح کرلیا۔ ربیعہ کے دوسری بی بی سے لڑکے بھی تھے قصی نے انہی میں پرورش پائی۔ اور ایک مدّت تک ربیعہ ہی کو اپنا باپ سمجھتے رہے۔ بڑے ہوئے تو ایک دن ان سے اور ربیعہ کے اور لڑکوں سے تیراندازی میں مقابلہ ہوا۔ قصی سب پر غالب آئے بھائیوں کو حسد معلوم ہوا۔ ظاہر میں تو کچھ نہ کہہ سکے۔ مگر اپنی ندامت کا انتقام یوں لیا کہ بولے "تم خدا جانے کہاں کے ہو اور کون ہو۔ اپنے لوگوں میں جاکے کیوں نہیں رہتے؟" قصی نے یہ بالکل نئی بات سُنی تھی۔ نہایت ناگوار ہوئی۔ دَوڑے ہوئے ماں کے پاس گئے اور اصل حال پوچھا۔ ماں نے کہا۔ ہاں تم سے ان لڑکوں سے کوئی نسبت نہیں۔ تمہارا شہر ان کے شہر سے اچھا اور تمہاری قوم ان کی قوم سے شریف ہے۔ تمہارا باپ بڑا شریف شخص تھا تم نہیں جانتے مگر سُنو تم کلاب بن مرہ کے بیٹے ہو۔ اور تمہارے خاندان کے لوگ مکّے میں خاص کعبے کے پاس رہتے ہیں۔ یہ حالات سُنتے ہی قصی نے سفر کی تیاریاں کردیں۔ الغرض محرم کا مہینہ آیا اور قصی حجاج قضاعہ کے قافلے کے ساتھ مکّے پہنچے۔ یہاں آکے قصی نے مکّے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والوں سے اپنی اصلیت و سرگذشت بیان کی تو انہوں نے پہچانا - ہاتھوں ہاتھ لیا - اور بڑی قدر و منزلت سے رکھا۔ حلیل جو حکومت و تولیت مکہ کا وارث تھا اس نے اپنی بیٹی عقد نکاح میں دیدی حلیل کی بیٹی کو عقد میں لانے کے بعد قصی نے دوسری حیثیت اختیار کی - حوصلہ بڑھ گیا - جس کے ساتھ امیدوں کو یوں زیادہ وسعت حاصل ہوئی کہ حلیل نے مرتے وقت وصیت کر دی کہ میرے تمام معاملات کا انتظام قصی ہی اپنے ہاتھ سے کریں" لیکن حلیل بہت سے بیٹے اور بہت کچھ مال و دولت چھوڑ کے مرا تھا۔ حلیل کی اولاد تولیت کعبہ میں مزاحم ہوئی - لڑائی ہوئی دونو طرف بہت سے لوگ مارے گئے مگر خزاعہ کا بہت زیادہ نقصان ہوا - کہ دونو فریقوں نے ایک شریف عرب یعمر بن عوف کو حکم بنا دیا۔ یعمر نے قصی ہی کے موافق فیصلہ کیا - اس طریقے سے قصی نے مکے اور بیت اللہ کی حکومت حاصل کی۔ تمام قریش نے باتفاق آراء قصی کو اپنا سردار تسلیم کر لیا۔ قصی نے قوت و حکومت حاصل کرنے کے بعد یہ خیال کر کے کہ خزاعہ کی موجودگی سے ہمیشہ فساد ہوگا اُن کے تمام لوگوں کو مکے سے نکال کے جلاوطن کر دیا - اور اس کی تفتیش شروع کی کہ فہر کی نسل کے لوگ کہاں کہاں ہیں - تاکہ جہاں ملیں وہاں سے لا کر مکے میں آباد کیئے جائیں - اس جستجو میں اتنی سرگرمی سے کام لیا گیا - کہ فہر کی تمام اولاد کا پتہ لگ گیا اور سب بلا بلا کے مکے میں بسا دیئے گئے - اس زمانے میں جو لوگ آ کے بسے وہ قریش کہلائے اس لئے کہ فہر کی اولاد تھے - قریش ہر طرف سے سمٹ کے مکے میں جمع ہوئے۔ قصی نے حکم دیا کہ سب لوگ کعبے کے گرد اگرد اپنے گھر بنالیں - اس میں ایک تو یہ فائدہ متصور تھا کہ اُن نئے آباد ہونے والوں کو آرام ملیگا - دوسرے یہ کہ کعبے کی حفاظت بھی بوجہ احسن ہو سکیگی - ان مکانوں اور کعبے کے درمیان میں ایک وسیع حلقہ طواف کی غرض سے چھوڑ دیا گیا تھا - قریش جن دنوں مکے میں جمع ہو کے آباد ہوئے ہیں ان دنوں ان کے بارہ قبائل تھے - جو لوگ اندر آباد ہوئے تھے وہ تو قریش بطاح کہلائے - اور جن کے مکان بیرونی رُخ پر قائم ہوئے تھے ان کو قریش ظواہر کا لقب دیا گیا - قریش بطاح قربت حرم کے لحاظ سے بمقابلہ قریش ظواہر کے افضل و اعلیٰ سمجھے جاتے تھے - بنی ہاشم انہیں قریش بطاح میں سے تھے - قصی کے ہاتھ سے بیت اللہ کی خدمت اور خلق اللہ کی ہمدردی کے متعلق بڑے بڑے کارنمایاں ہوئے - حج کے شروع ہونے سے پہلے ہی مکے کے تمام ناکوں پر اور خاص مکہ میں بہت سے اونٹ ذبح کیئے گئے - تمام آنیوالوں کی دعوتیں ہوئیں - کشمش بھگو بھگو کے شربت بنایا اور پلایا گیا - علیٰ ہذا القیاس دودھ کی بھی دعوت کی گئی - ان دعوتوں کا سلسلہ اسوقت سے جاری ہوا تو آج تک قائم ہے - اسلام نے بھی اس نیک رسم کو جائز رکھا - اور فی الحال غرباء کی جو دعوت موسم حج میں کی جاتی ہے - وہ قصی کی اس فیاضانہ کارروائی

قصی سردار بنگیا

قریش کی واپسی

دعوت ضیافت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی کی یادگار رہے۔ اگرچہ کعبے کے گرداگرد قریش ہی قریش آباد تھے۔ مگر بیت اللہ کے مخصوص خدمات جو ہمیشہ اہل مکہ میں بلکہ تمام سرزمین عرب میں باعث شرف سمجھے جاتے تھے قصیٰ ہی کے ہاتھ میں تھے اور وہ خدمات یہ تھے سقایہ۔ رفادہ۔ حجابۃ۔ ندوہ۔ لواء۔ قیادۃ۔ یہ چھ خدمات تھے جن کی بنا پر قصیٰ کو صرف کعبے کا متولی نہیں بلکہ سارے مکے کا حکمران کہنا چاہیئے۔ قصیٰ کے کئی لڑکے تھے۔ جن میں سب سے بڑا بیٹا عبد الدار تھا لیکن لیاقت اور تمام ذاتی خوبیوں میں دوسرے بیٹے عبد مناف کا درجہ بہت بڑھا ہوا تھا۔ وہ تمام قریش میں معزز و محترم سمجھے جاتے تھے اور جہاں جاتے لوگ بڑی قدر و منزلت سے پیش آتے۔ خود قصیٰ کو اپنے بڑے بیٹے ہی سے بڑی محبت تھی۔ باپ کی محبت نے اگرچہ یہ کل حقوق عبد الدار کے ہاتھ میں دیدیئے مگر اس کا کیا علاج تھا کہ تمام قریش سمجھ رہے تھے کہ قصیٰ کے جوش محبت نے ناانصافی کی۔ عبد مناف کو اپنے نامور باپ کی اطاعت اور ان کے حکم کی تعمیل میں کسی قسم کا عذر نہ تھا۔ لیکن عبد الدار اور عبد مناف کے مرتے ہی دونو کی اولاد میں جھگڑا شروع ہو گیا عبد مناف کے بیٹوں میں زیادہ تر مدعی ہاشم اور مطلب اور عبد شمس تھے۔ جو ایک ہی ماں کے بطن سے تھے۔ کشت و خون کی نوبت نہیں آنے پائی تھی کہ باہم صلح ہو گئی۔ جس کے شرائط یہ تھے کہ خدمات متنازعہ دونو دعوے داروں میں تقسیم ہو جائیں۔ چنانچہ پانی پلانا۔ کھانا کھلانا۔ اور سرداری عبد مناف کی اولاد کو ملی اور مکے کی دربانی اور جھنڈا بنانا عبد الدار کی نسل کو ملا اور دار الندوۃ دونو میں مشترک رہا۔ غرض اس طور پر اس جھگڑے کا فیصلہ ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ قصیٰ کے بیٹوں میں عبد مناف ہی سے چلتا ہے۔ عبد مناف کے بعد نسب نبوی میں شریک

ہاشم ہونے کی نوبت ہاشم کو حاصل ہوئی۔ ہاشم نے بڑی بڑی فیاضیاں کیں۔ عام حجاج کو ثرید بنا بنا کے کھلاتے تھے۔ ہاشم ایک مرتبہ بغرض تجارت شام کو جاتے تھے راستے میں مدینہ پڑتا تھا وہاں بنی نجار میں وہ عمرو نام ایک معزز و شریف شخص کے مہمان ہوئے۔ اُسکی بیٹی سلمیٰ اپنی خوبیوں اور شرافت پر اسقدر نازاں تھی کہ کسی کو اپنا کفو نہ سمجھتی تھی۔ باپ نے شادی کا اختیار خود اسی کے ہاتھ میں دے کے اُس کا یہ دعویٰ شرافت اور بڑھا دیا تھا۔ ہاشم جب مدینے میں فروکش ہوئے تو سلمیٰ ان کی صحیح النسبی کے حالات سُن کے صرف انہیں کو اپنے برابر کا اور ہم مرتبہ سمجھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سلمیٰ نے ہاشم کی درخواست پر اُن کے عقد نکاح میں آنا منظور کر لیا۔ لیکن ان شرطوں سے کہ جب میرا جی چاہے گا طلاق لے لونگی۔ اور حاملہ ہونے پر بھی اپنے میکے ہی میں رہونگی۔ نکاح کے بعد ہاشم چند ہی روز مدینے میں رہنے پائے تھے کہ تاجرانہ ضرورتیں مجبوراً انہیں ارض شام کی طرف لے گئیں۔ سفر میں شہر غزہ میں پہنچ کے انہوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سفر آخرت کیا اور ان کی وفات کے بعد مدینے میں اس شریف خاتون سلمٰی بنت عمرو نے اپنے آپکو حاملہ پایا*

شیبہ عبدالمطلب

مدینے میں ہاشم کی بیوہ سلمٰی کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام "شیبہ" رکھا گیا۔ یہ لڑکا بچپن ہی سے باپ کی شرافت اور ماں کی نجابت کی خبر دیتا تھا جن دنوں وہ مدینے کی گلیوں میں کھیلا کرتا تھا کوئی شریف اور اہل مکہ کا شناسا عرب ادھر ہو کے گذرا۔ اور دیکھا کہ مدنی لڑکوں کے گروہ میں ایک ایسا لڑکا ہے کہ جب گر پڑتا ہے یا چوٹ لگ جاتی ہے تو سب سے کہتا ہے "تم مجھے نہیں جانتے میں سید البطحاء کا بیٹا ہوں" اس شخص نے اسے پاس بلا کے پوچھا "کیوں صاحبزادے تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا "میں ہاشم بن عبد مناف کا بیٹا شیبہ ہوں" شیبہ کی یہ بات اس شخص نے یاد رکھی۔ اور مدینے سے روانہ ہو کے مکہ میں آیا۔ یہاں آ کے معلوم ہوا کہ ہاشم تو سفر شام میں پیوند زمین ہو چکے مگر ان کے قائم مقام ان کے عزیز بھائی مطلب ہیں۔ یہ سن کے وہ مطلب کے پاس آیا اور کہا "آپ کے بھائی کا ایک لڑکا مدینے میں کھیلتا پھرتا ہے" اور ساری داستان جو شیبہ کے ساتھ گذری تھی کہہ سنائی۔ مطلب کو یہ حال سن کے بھتیجے کے دیکھنے کا شوق ہوا۔ اسی وقت سفر کی تیاریاں کر دیں۔ اور مدینے میں پہنچے۔ شیبہ کی صورت دیکھتے ہی مرحوم بھائی کی تصویر مطلب کی آنکھوں کے سامنے پھر گئی دوڑ کے گود میں اٹھا لیا۔ خوب جی بھر کے پیار کیا۔ اور لڑ جھگڑ کے جس طرح بنا سلمٰی سے اجازت لی اور بھتیجے کو اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھا کے مکے میں لے آئے۔ اہل مکہ نے مطلب کے پیچھے ایک لڑکے کو اونٹ پر سوار دیکھا تو کہنے لگے "ان کا غلام ہے" مطلب بار بار لوگوں کو منع کرتے تھے اور کہتے تھے کہ "کیا کہتے ہو یہ میرا بھتیجا ہے" مگر کون سنتا تھا؟ ہر طرف سے یہی آواز آئے جاتی تھی "عبدالمطلب" "عبدالمطلب" پیغمبر آخر الزمان نے عبدالمطلب ہی کے آغوش تربیت میں پرورش پا کے ہوش سنبھالے۔ اور اس نبی مرسلؐ کے جد امجد ہونے کی عزت حاصل کی۔ ہاشم کے بعد تولیت مکہ مطلب کے قبضے میں تھی اور مطلب کے بعد عبدالمطلب مکے کے سردار اور خانۂ کعبہ کے متولی قرار پائے۔

آب زمزم کی دریافت

تمام قریش نے ان کے آگے سر اطاعت جھکا دیا۔ اپنے زمانۂ تولیت میں انہوں نے سب سے بڑا یہ کام کیا کہ زمزم جس کے سوتے سے خدا نے اسمٰعیلؑ کی پیاس بجھائی تھی اس کا مقام معلوم کیا اور بڑی دشواریوں اور جھگڑوں کے بعد اسے کھود کے نکالا۔ مختصر تاریخ یہ ہے کہ جناب اسمٰعیلؑ کے چند روز بعد جرہم کی زحمت اعمالیوں کے عہد میں اس کا پانی ٹوٹ گیا۔ اور آخر ایک خشک گڑھا رہ گیا۔ جرہم کے کسی سردار نے اپنی قوم کو بہت کچھ فہمائش کی کہ ان بداعمالیوں سے باز آؤ مگر جب یوں بھی کسی نے نہ مانا تو اس نے کیا کیا کہ کعبہ میں کچھ قیمتی تلواریں اور زرہیں اور دو سونے کے بنے ہوئے ہرن رکھے تھے سب کو لیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور رات کے وقت سب کی آنکھ بچا کے وہ سب چیزیں اُس میں رکھ دیں اور گڑھا پاٹ دیا۔ عبدالمطلب کو خواب میں حکم دیا گیا کہ زمزم کو کھود کے نکالو۔ انہوں نے پتہ پوچھا تو خواب ہی میں ان کو اس مقام کا ٹھیک نشان بھی بتایا گیا۔ اس وقت تک عبدالمطلب کے ایک ہی لڑکا تھا جس کا نام حرثؔ تھا اپنے اسی اکلوتے بیٹے کو ہمراہ لیکر مقام معلوم پر پہنچے اور کھودنا شروع کیا۔ عبدالمطلب نے کھودنا شروع کیا تو قریش مزاحم ہوئے۔ تب انہوں نے مجبوراً اپنے بیٹے حرثؔ سے کہا تم ذرا انہیں روکتے رہو اور میں کھودتا ہوں۔ قریش نے اس پر چوٹ کی اور کہا ایک ہی تو بیٹا ہے کس کس کو روکیگا؟ عبدالمطلب کو یہ جملہ ناگوار ہُوا اور نذر مانی کہ اگر میرے دس لڑکے ہونگے تو ایک کو اپنے دادا ابراہیمؑ کی طرح خدا کی راہ میں قربانی کردونگا۔ عبدالمطلب نے تھوڑی ہی دُور کھودا ہوگا کہ جناب اسمٰعیل کی بنائی ہوئی جگت نکلی۔ جب تھوڑا اور کھودا تو وہ دو نو سونے کے ہرن اور تلواریں اور زرہیں نکلیں۔ حاسد اہل مکّہ نے ان چیزوں کی تقسیم میں جھگڑا شروع کیا۔ عبدالمطلب نے کہا چلو کعبے میں چل کے قرعہ ڈالیں جو چیز جسکے نام نکلے وہ اس کی ہے۔" اس تجویز پر قریش راضی ہوئے۔ اور قرعہ ڈالا گیا۔ ہرنوں پر کعبے کے نام کا قرعہ پڑا تلواروں اور زرہوں پر عبدالمطلب کے نام کا۔ اور قریش محروم رہ گئے۔ عبدالمطلب نے اس مسلمہ فیصلہ کے مطابق ہرن کعبہ میں لٹکا دیئے۔ اور زیادہ فیاضی یوں دکھائی کہ اپنے حصّے کی تلواریں بھی کعبے کا دروازہ بنانے میں صرف کردیں۔ ان تمام جھگڑوں سے نجات پا کے عبدالمطلب سوتے کی حد تک کھودتے گئے۔ اور پانی نکال لیا۔ زمزم کا سراغ لگانے کی وجہ سے عبدالمطلب کی بڑی قدر ہوئی۔ اور سمجھا گیا کہ خدا کی وہ خاص رحمت جو جناب اسمٰعیلؑ پر نازل ہوئی تھی ان کے ذریعے سے مخلوق کو پھر نصیب ہو گئی۔

عبدالمطلب کا بیٹے کی قربانی

عبدالمطلب نے زمزم کھودتے وقت کدال ہاتھ سے رکھ کے دُکھے ہوئے دل سے نذر مانی تھی کہ اگر دسؔ بیٹے ہونگے تو ایک کو خدا کی درگاہ میں قربانی کرونگا۔" عبدالمطلب کی مذکورہ آرزو خدا نے پوری کی۔ اور وہ زمانہ آگیا کہ دسؔ جوان بیٹے تجربہ کار اور سن رسیدہ باپ کی اطاعت کو حاضر رہتے تھے۔ اسوقت انہوں نے ارادہ کیا کہ اپنی خوفناک نذر پوری کریں۔ آخر ایک دن بوڑھے باپ نے سب بیٹوں کو جمع کیا اور اپنی نذر اُن کے سامنے بیان کی۔ سعادتمند بیٹوں نے سر جھکا کے عرض کیا۔ ہم سب حاضر ہیں جس کو چاہیئے قربانی کر ڈالیئے۔" عبدالمطلب نے جی کڑا کر کے کہا۔ "یوں نہیں۔ میں خانۂ کعبہ میں چل کے تم سب پر قرعہ ڈالتا ہوں جس کے نام پر قرعہ پڑیگا۔ اُسے ذبح کرونگا۔ قرعہ ڈالا گیا۔ اور باپ کی امید و آرزو کے خلاف عبداللہ کے نام پر نکلا۔ جو سب بھائیوں میں چھوٹے تھے

عبداللہ بن عبدالمطلب

اور عبدالمطلب ہی نہیں تمام قریش کو ان کے ساتھ بے انتہا محبّت تھی۔ عبداللہ کی عمر ابھی صرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھارہ برس کی عمر تھی جلوس نوشیرواں عادل کے چوبیسویں سال پیدا ہوئے تھے۔ اور ایسے خوشرو اور حسین نوجوان تھے کہ بہت سی شریف زادیاں ان کے عقد نکاح میں آنے کی آرزومند تھیں۔ عبدالمطلب نے بڑے استقلال کے ساتھ بڑھ کے خوبصورت و نوعمر بیٹے کا ہاتھ پکڑ لیا دوسرے ہاتھ میں چھری لی اور صفا و مروہ پر اساف و نائلہ کے درمیان میں جا پہنچے جہاں عموماً اہل عرب قربانی کیا کرتے تھے۔ اور آمادہ ہو گئے کہ پیارے لخت جگر کو ذبح کر ڈالیں۔ مستعد دیکھ کر تمام قریش اپنی صحبتوں سے اٹھ دوڑے۔ قریش روک ہی رہے تھے کہ مغیرۃ بن عبداللہ مخزومی آ گئے۔ روک کے کھڑے ہو گئے اور کہا عبدالمطلب مجھ سے جس قدر فدیہ چاہے لے لو مگر عبداللہ کو نہ ذبح کرو گے عبداللہ کے ہمدردوں نے کہا "اچھا اگر تم اپنی نذر پوری کیئے بغیر نہ رہو گے تو چلو ہم سب حجاز کی مشہور کاہنہ کے پاس چلیں اور وہ جو فیصلہ کر دے اسی پر عمل کیا جائے۔ قریش کی اس تجویز کو عبدالمطلب نے مان لیا۔ اور اس کاہنہ سے پوچھنے کے لئے مدینے کی راہ لی۔ معلوم ہُوا کہ کاہنہ خیبر میں ہے آخر اہل مکہ کا یہ قافلہ خیبر میں پہنچا۔ کاہنہ نے کہا اپنے گھر واپس جاؤ۔ اور دس اونٹ لے کے ان کے اور عبداللہ کے درمیان میں قرعہ ڈالو۔ اگر قرعہ اونٹوں پر پڑ جائے تو خیر ورنہ دس اونٹ اور بڑھاؤ اور پھر قرعہ ڈالو۔ اب بھی اگر اونٹوں پر قرعہ نہ پڑے تو دس اونٹ اور بڑھاؤ۔ یونہیں جب تک اونٹوں پر قرعہ نہ پڑے دس دس اونٹ بڑھاتے جاؤ۔ آخر جس تعداد پر پہنچ کے اونٹوں پر قرعہ پڑ جائے۔ اتنے اونٹ لے کے عبداللہ کے عوض قربانی کرو۔ اور یقین کر لو کہ تمہاری نذر پوری ہو گئی۔ کاہنہ کا یہ فیصلہ کچھ ایسا قرین قیاس اور دلچسپ تھا کہ عبدالمطلب کو بھی عذر کرتے نہ بنا اور مکے میں آ کے اسی پر عمل کیا۔ خدا کی قدرت کہ ہر مرتبہ قرعہ عبداللہ ہی پر پڑتا تھا۔ اونٹوں کا شمار بڑھتا جاتا تھا اور اسی کے ساتھ عبداللہ کے دوستوں کی تشویش بھی زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ آخر نوے سے گذر کے اونٹوں کا شمار سو پر پہنچا اور اب کی جو قرعہ ڈالا گیا تو اونٹوں پر تھا۔ بس کیا تھا۔ سب لوگ مارے خوشی کے اچھل پڑے۔ ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے۔ اور سب نے عبدالمطلب سے کہا لو خوش ہو تمہارے بیٹے کا فدیہ خدا نے قبول کیا۔ عبدالمطلب نے بڑے جوش مسرت سے سو اونٹوں کی قربانی کی۔ اور اپنی خوفناک نذر سے سبکدوش ہو کے پیارے نوعمر بیٹے کا ہاتھ پکڑے ہوئے گھر میں آئے۔

عبداللہ کے بدلے سو اونٹ

وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب قریش ہی میں سے تھے اور خاندان زہرہ کے سردار تھے ان کی ایک صاحبزادی تھیں "آمنہ"، جو ان دنوں نیز باعتبار نسب اور نیز بلحاظ صورت و سیرت قریش کی بہت ہی افضل بیٹی مانی جاتی تھیں عبدالمطلب نے انہیں اپنے بیٹے عبداللہ کے لئے اُن کی بیٹی

عبداللہ کا نکاح آمنہ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آمنہ کا پیام دیا۔ عبداللہ ایسے نہ تھے کہ اُن کو بیٹی دینے سے کسی خاندان کو عار ہو سکتا۔ وہب فوراً راضی ہو گئے۔ اور دونو سمدھیوں نے کچھ ایسی مستعدی دکھائی کہ پیام منگنی۔ شادی غرض سب رسمیں اسی دن ادا ہو گئیں۔ اور پہلی ہی شب کو جناب آمنہ رضؓ حاملہ ہو ئیں ؛

چند ہی روز گذرے تھے کہ عبداللہ نے بغرض تجارت شام کے شہر غزہ کا سفر کیا۔ آب و ہوا کے موافق نہ آنے کی وجہ سے وہاں پہنچ کے بیمار ہو گئے۔ اور بیمار ہی تھے کہ قافلہ واپس آنے لگا۔ عبداللہ اسی بیماری کی حالت میں جس طرح بنا افتاں و خیزاں مدینے تک پہنچے۔ لیکن طاقت جواب دے چکی تھی مدینے تک پہنچتے پہنچتے صاحب فراش ہو گئے۔ اور آگے بڑھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ مجبوراً وہاں بنی نجار یعنی اپنی دادی سلمیٰ کے رشتہ داروں میں ٹھیر گئے۔ واپس شدہ قافلہ جب مکّے میں داخل ہوا تو عبدالمطلب نے لوگوں سے اپنے فرزند کا حال دریافت کیا۔ جواب ملا کہ وہ بیمار تھے۔ مدینے میں ٹھیر گئے ؛

عبداللہ کی وفات

عبدالمطلب عبداللہؓ کو اپنے سب بیٹوں میں زیادہ چاہتے تھے۔ اُن کی بیماری کا حال سُن کے بہت پریشان ہوئے اور حرث یا زبیر ان دو نو بیٹوں میں سے ایک کو مدینے بھیجا کہ کچھ بھی طاقت ہو تو انہیں مکے میں لے آئیں۔ مگر افسوس عبداللہ کی زندگی پوری ہو چکی تھی۔ بڑے بھائی کے پُرشوق دل نے مدینے میں پہنچ کے سُنا کہ چھوٹا اور پیارا بھائی رہگرائے عالم جاوداں ہوا۔ عبداللہ نے مدینے میں ایک مہینہ بیمار رہ کے انتقال کیا۔ اور بنی نجار میں سے نابغہ نام ایک شخص کے مکان میں دفن ہوئے۔ زبیر نے جب واپس آ کے یہ حادثہ جان گزا سُنایا تو تمام اہل مکہ کو بڑا صدمہ ہوا۔ خصوصاً عبدالمطلب کو جنہوں نے بڑھاپے میں دل پر یہ بہت ہی سخت چوٹ اٹھائی تھی ؛

عبداللہ رضؓ کے انتقال کی خبر نے جناب آمنہ رضؓ کو بہت ہی حسرت میں ڈال دیا۔ ظاہر ہے کہ اُن کا سن کسی طرح بیوہ ہونے کے قابل نہ تھا۔ خود عبداللہ ہی کا ابھی عنفوان شباب تھا۔ پچیس[۲۵] ہی برس میں قدرت نے اپنے قیمتی اور یاد رہنے والے حقوق ان سے پورے بھی کرائے اور انہیں رخصت بھی کر دیا ؛

پیدائش نبوی

گو یہ کمسنی کی بیوگی ایسی نہ تھی کہ اس کا صدمہ جناب آمنہ رضؓ کے دل کو کبھی بھول جاتا۔ لیکن ان کے حمل میں ایک بچہ تھا جس سے بڑی کوئی دولت دنیا کی کسی عورت کو کبھی نہیں ہو سکی تھی یعنی دعائے ابراہیمؑ حضرت محمد مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) (مقتبسہ از دلگداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسالہ ریویو کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا ارشاد

قابل توجّہ احمدی احباب

"چونکہ ہماری جماعت کو معلوم ہوگا کہ اصل غرض خداتعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائیں انکو دُور کرکے دنیا کے عام لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جاوے۔ اور اس غرض مذکورہ بالا کو جس کو دوسرے لفظوں میں احادیث صحیحہ میں کسر صلیب کے نام سے یاد کیا گیا۔ پورا کیا جائے۔ اس لئے اور انہیں اغراض کے پورا کرنیکے لئے رسالہ (ریویو آف ریلیجنز) جاری کیا گیا ہے لیکن اب تک اس رسالہ کے شائع کرنیکے سرمایہ کا انتظام کافی نہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت کے بند ہوگیا تو یہ واقعہ اس سلسلہ کیلئے ایک ماتم ہوگا اسلئے مَیں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اس طرف توجّہ دلاتا ہوں کہ اس رسالہ کی اعانت کیلئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اُردو یا انگریزی کے پیدا ہوجائیں تو یہ رسالہ خاطرخواہ چل نکلیگا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اسقدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔ سو اے جماعت کے سچے مخلصو! خدا تمھارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کیلئے ہمّت کرو۔ خدا تمھارے دلوں میں القا کرے کہ یہی وقت ہمّت کا ہے۔"

برادران کرام! یہ وہ ارشاد ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اپنی جماعت کے نام جاری فرمایا۔ لیکن افسوس ہے کہ اسوقت تک ہم اس ارشاد کی تعمیل سے قاصر ہیں۔ بلکہ اگر مَیں یہ کہوں کہ ہمیں اپنے آقا کا یہ ارشاد بھول ہی گیا ہے۔ تو یہ کہنا کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ پس اب مَیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا یہ حکم جماعت کے مخلص احباب کو یاد دلاتا ہوں۔ حضور علیہ السّلام کا یہ فرمان ۱۹۰۳ء میں جاری ہُوا۔ اور اُسوقت حضورؑ نے فرمایا۔ کہ "اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اسقدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔" اب تو خدا کے فضل سے جماعت کی تعداد اُسوقت کی نسبت کئی گُنا ترقی کر گئی ہے۔

پس اس لئے اس تعداد کو پورا کرنا کوئی مشکل نہیں۔ سو مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے اپنے الفاظ میں کہتا ہوں کہ "اے جماعت کے سچے مخلصو! خدا تمھارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمّت کرو۔ خداتعالیٰ تمھارے دلوں میں القا کرے کہ یہی وقت ہمّت کا ہے۔" جو احباب آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والسلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اُٹھینگے اور اس کوشش میں لگ جائینگے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بتائی ہوئی تعداد کو پورا کریں۔ ان کے نام سلسلہ کے اخبارات میں شائع کیئے جائینگے تا دوسرے احباب کو بھی ان کے ذریعہ سے تحریک ہو۔ اور ان کے نام انصار اللہ کی فہرست میں دیکھ کر کوئی دردمند دل انکے لئے دعا کرے۔

احباب مندرجہ ذیل ذرائع سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کی تعمیل کر سکتے ہیں:۔

(۱) انگریزی ریویو اور اُردو ریویو کو اپنے نام جاری کرائیں ؛

(۲) جو دوست خود انگریزی نہیں پڑھ سکتے۔ وہ اپنی گرہ سے قیمت ادا کرکے ناظم طبع و اشاعت کو اجازت دیں۔ کہ وہ کسی غیر مُسلم یا غیر احمدی کے نام انگریزی رسالہ جاری کردیں اور احباب انگریزی ریویو کا سالانہ چندہ ہر سال باقاعدہ ادا کرتے رہیں ؛

(۳) جو احباب انگریزی ریویو خود پڑھ سکتے ہیں وہ انگریزی رسالہ صرف اپنے نام جاری نہ کرائیں۔ بلکہ دوسرے لوگوں یعنی غیر مسلموں اور غیر احمدیوں کے نام بھی جاری کرا کے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد کی تعمیل کرنے والوں کی فہرست میں اپنے آپکو داخل کریں ؛

(۴) ایک اور ذریعہ بھی ہے۔ جس سے رسالہ کو بہت بڑی مدد مل سکتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اہل علم و اہل قلم احباب رسالہ کیلئے مفید مضامین لکھ کر بھیجیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ رسالہ زیادہ دلچسپ اور زیادہ فائدہ رساں اور زیادہ مقبول ہوگا۔ جس سے خود بخود اسکی اشاعت میں ترقی ہوگی۔ پس کیا کوئی ایسا دوست ہے جو اس طرح رسالہ کی امداد کرنیکے لئے تیار ہو؟ ان کی یہ خدمت نقد روپیہ خرچ کرنے سے بھی زیادہ قیمتی ہوگی ایسے احباب بھی اپنے ارادہ سے خاکسار کو اطلاع بخشیں ؛

(۵) احباب جماعت کے افراد کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد سے آگاہ کرکے انکو تحریک کریں کہ وہ مندرجہ بالا چار طریقوں میں سے کسی نہ کسی ایک یا دو طریق سے رسالہ کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں ؛

(۶) غیر احمدی و غیر مُسلم لوگوں میں رسالہ ریویو انگریزی و اُردو کے خریدار پیدا کرنیکی کوشش کریں ؛

یہ وہ ذریعے ہیں جن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حُکم کی تعمیل ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر ایک ارشاد کی تعمیل کی توفیق بخشے۔ تا ہم خدا تعالیٰ کی فہرست میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وفادار غلاموں میں لکھے جائیں ؛

(ناظر تالیف تصنیف قادیان دارالامان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بانی

ڈاکٹر ایس کے برمن

ٹی ایس

ڈاکٹر۔ ایس۔ کے۔ برمن

لمیٹڈ

بمنعت رو

استاد

SKB

ٹریڈ مارک

رجسٹرڈ

سنہ ۱۹۸۴ء

پچاس سالوں سے ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے بے مثل موجد

(سفر حضر میں کام آنیوالا)

REGD.

ڈاکٹر برمن کی دواؤں کے نمونہ کا بکس

(اس میں مندرجہ ذیل بارہ قسم کی دوائیں ہیں)

نمبر ۱ "کافو"، اصل عرق کافور ہیضہ کی خاص دوا۔ نمبر ۲ "پودینہ ہرا" عرق پودینہ۔ نمبر ۳ "جلابن" جلاب کی گولی۔ نمبر ۴ "دب۔ دمہ" دمہ کی دوا۔ نمبر ۵ "لال شر" بچے لڑکے اور پرسوتی کی پشٹیج۔ نمبر ۶ "کولاریا" کولاٹانک نمبر ۷ "پشٹینا"، مقوی باہ کی گولی۔ نمبر ۸ "سرپاٹنا" دردسر کی ٹکیہ۔ نمبر ۹ "رنگ رنگ" مرہم داد نمبر ۱۰ "ہیلک" کٹے جلے وغیرہ زخموں کا مرہم۔ نمبر ۱۱ "دردانت" دانت درد کی دوا۔ نمبر ۱۲ "درکان" کان درد کی دوا۔ قیمت فی بکس دو روپیہ عہ محصول دس آنہ ۱۰/

"کولاریا"

کولاٹانک

دل۔ دماغ۔ اور کلیجہ کو طاقت پہنچانے میں بے مثل ہے۔ اسکے استعمال سے دل کی دھڑکن۔ کلیجہ کی کمزوری۔ تھوڑی محنت سے سانس کا پھولنا دور ہوجاتا ہے۔ اور سخت محنت کرنے پر بھی تکان نہیں ہوتی۔ اس سے شراب و افیون وغیرہ کی بدعادت ترک ہوجاتی ہے۔ اس سے گلا کی آواز سُریلی ہوتی ہے۔ لکچرار معلم۔ طالب علم اور گانے والوں کو ہر وقت اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنہ عہ قیمت نمونہ ۴ر محصول سات آنہ ۷ر۔ نمونہ صرف ایجنٹ سے مل سکتا ہے۔

نوٹ۔ ہماری دوائیں ہر جگہ دوا فروشوں اور دوکانداروں سے دستیاب ہوسکتی ہیں۔ محصول بہت بڑھ گیا ہے اسلئے اس کے بچنے کے لئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیئے۔

(صیغہ نمبر ۱۱۷) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ قادیان میں ایجنٹ کی ضرورت ہے۔

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔